بسم اللہ الرحمن الرحیم

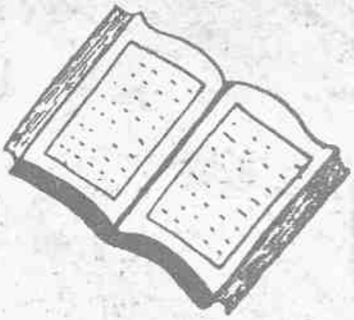

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

الفرقان

یعنی

"مذاہبِ عالم پر نظر"

مدیرِ مسئول

ابو العطاء جالندھری

اپریل سنہ ۱۹۶۵ء

محترم صدر مملکت کی چین سے کامیاب مراجعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی اور
سلسلہ احمدیہ کے فدائی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان
کو کامیاب واپسی پر مبارکباد پیش کر رہے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جلد ۱۵ شمارہ ۴

اپریل ۱۹۶۵ء

ذوالحجہ ۱۳۸۴ ہجری قمری

شہادت ۱۳۴۴ ہجری شمسی

سالانہ اشتراک

پاک و ہند ... ... چھ روپے

دیگر ممالک ... ... تیرہ شلنگ

چندہ بہرحال بنام مینیجر الفرقان ربوہ پیشگی آنا چاہیئے

ایڈیٹر

ابوالعطاء جالندھری

ترتیب

• اسلام اور عیسائیت میں فیصلہ کن موضوع	ایڈیٹر	ص ۲
• عید الاضحیٰ کا پیغام	"	۴
• عیسائی مذہب اور شراب	"	۵
• فرعونِ موسیٰ بنی اسرائیل سے نہیں تھا	مولوی محمد یوسف صاحب	۶
• شذرات	ایڈیٹر	۹
• حضرت موسیٰؑ کے قرآنی حالات	شیخ عبدالقادر صاحب	۱۷
• ہر نقش مہر و ماہ بنا کر چلے گئے (نظم)	نسیم سیفی صاحب	۲۰
• حاصلِ مطالعہ	متعدد احباب	۲۱
• اسلام میں زندگی کا تصور	مولوی یوسف سلیم صاحب	۲۷
• تبلیغی سفروں کے مختصر حالات	قریشی محمد حنیف صاحب قمر	۳۲
• برکتبِ مقدسہ!	مولوی عبدالباسط صاحب شاہد	۳۳
• فطرت کی آواز	امۃ الحفیظ صاحبہ نگہت	۳۶
• اقتباسات	.. ..	۳۷
• ایڈیٹر کی ڈاک	.. ..	۳۹
• خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب لندنی [illegible]	ابوالعطاء	۴۱

تفہیماتِ ربانیہ جلد خرید لیں!

تفہیماتِ ربانیہ کا موجودہ ایڈیشن قریب الاختتام ہے۔ پھر خدا جانے کہ نیا ایڈیشن کب طبع ہو۔ اسلئے دوستوں کو تحریک کی جاتی ہے کہ جلد از جلد یہ قیمتی کتاب حاصل کر لیں تا انہیں پھر افسوس نہ ہو۔

قیمت:- اعلیٰ کاغذ گیارہ روپے۔ ادنیٰ کاغذ آٹھ روپے۔ رجسٹری و محصولڈاک دو روپے +

(مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

اداریہ

اسلام اور عیسائیت میں فیصلہ کن موضوع

حضرت مسیح کی صلیبی موت کا عقیدہ

پادری صاحبان سے تحریری مناظرہ شروع ہو رہا ہے!

الفرقان دسمبر ۱۹۶۴ء کے مضمون "مسیح کی صلیبی موت ایک بے بنیاد دعویٰ ہے" کے جواب میں "جناب پادری روشن خان صاحب" نے مسیحی رسالہ "اخوت" لاہور بابت مارچ ۱۹۶۵ء میں ایک طویل مقالہ "گزارش احوال واقعی" کے زیرعنوان شائع فرمایا ہے۔

جناب پادری صاحب کو "ایک باقاعدہ پادری" ہونے کا تحریراً بھی دعویٰ ہے مگر آپ کا **اسلوب نگارش** قابل داد ہے۔ لکھتے ہیں "اوپر یا نیچے مضمون میں نامہ نگار کا نام موجود نہیں ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار خود اپنے مضمون کو ایک **لچر مضمون** تصور کرتا ہے" (صلا) حالانکہ الفرقان دسمبر ۱۹۶۴ء کی فہرست مضامین میں اس مضمون کے سامنے صاف طور پر "ایڈیٹر" کا لفظ لکھا ہوا ہے۔

پادری روشن خان صاحب لکھتے ہیں:۔

"بزرگ پادری عبدالحق فاتح قادیان کے سامنے آپ لوگوں کی ایک بھی پیش نہ گئی۔ خیر اگر آپ ہمارے ہی مدمقابل آنا چاہیں تو بسم اللہ۔ آپ کی خدمت کے لئے ہم حاضر ہیں۔ تحریری فیصلہ ہی کر لیجئے لیکن شرط ایک ہے مضامین کا تعلق اصل موضوع کے ساتھ ہونا چاہیئے **ذاتیات** کا تذکرہ کرنے سے کنارہ کش ہونا چاہیئے۔ اگر یہ شرط آپ کو منظور ہے تو خط و کتابت شروع کر دیجئے بندہ جواب حاضر خدمت کر دے گا۔"

ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ پادری عبدالحق صاحب کی شکست فاش کا ذکر کریں۔ گزشتہ دنوں پادری صاحب موصوف نے الوہیت مسیح پر تحریری مناظرہ شروع کر کے جس طرح درمیان میں ہی مناظرہ چھوڑ دیا اور ان کے سامنے ہماری کچھ پیش نہ گئی کہ ہم انہیں مناظرہ مکمل کرنے پر آمادہ کر سکتے۔ ہمیں پادری صاحب موصوف کی اس آخری تازہ اور مکمل تحریری شکست کا تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ فریقین کے پرچے جو "**تحریری مناظرہ**" کے عنوان سے

شائع ہو چکے ہیں ہر چھوٹے بڑے پادری کی تسلی کے لئے کافی ہیں۔ اب اگر پادری روشن خان صاحب حضرت مسیح کی صلیبی موت کے موضوع پر "ذاتیات" سے بالا ہو کر تحریری مناظرہ کرنے کے لئے آمادہ ہیں تو چشم ما روشن دل ماشاد ہم اس نئے تجربہ کے لئے بصد شوق تیار ہیں ہمیں پادری صاحب کی **شرط** بخوشی منظور ہے۔

پادری روشن خان صاحب کے اس مقالہ سے ان کی سادگی اور **علمیت** جھوٹ جھوٹ کر ظاہر ہو رہی ہے۔ آپ نے ہمارے نوٹ کا فقرہ ذیل نقل کیا ہے کہ:۔

"ہم نے اس دعویٰ کے اثبات میں
کہ حضرت مسیح صلیب پر سے زندہ اتر
آئے تھے دس دلائل پر مشتمل ایک ٹھوس
مضمون بھی شائع کر دیا"

اور پھر خود تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"میں تو کہہ دوں کہ آپ **تاقیامت**
تک اپنے دلائل کو منظر عام پر لا سکیں گے"

معزز قارئین! "تاقیامت تک" کی ترکیب کو پادری صاحب نے کئی بار استعمال فرمایا ہے۔ پھر آپ کی کمال سادگی یہ ہے کہ شائع شدہ مقالہ مشتمل بر دس دلائل کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ اسے قیامت تک منظر عام پر نہ لا سکیں گے حالانکہ وہ الفرقان دسمبر ۱۹۶۲ء میں چھپ کر ہزارہا لوگوں تک جن میں مدیر اخوت بھی ہیں پہنچ چکا ہے۔

ہم نے مسیح کی صلیبی موت کے متعلق لکھا تھا کہ "یہ موضوع عیسائیت اور اسلام میں فی الواقعہ فیصلہ کن ہے" اس پر پادری روشن خان صاحب روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"میں عرض کروں کہ یہ موضوع عیسائیت
اور مرزائیت میں فی الواقعہ فیصلہ کن ہے
جس سے تمام مرزائی صاحبان گھبرا کر (؟)
اسلام کی آڑ لینے کے لئے دوڑتے ہیں۔
جس کی اجازت ان کو نہ مسلم مولوی صاحبان
اور نہ ہی مسیحی پادری صاحبان دے سکتے ہیں"

چلئے ہم آپ کے سارے پادریانہ انداز تحریر کو نظر انداز کرتے ہیں صرف آپ کو آپ کی شرط یعنی "ذاتیات کے تذکرہ سے کنارہ کشی" یاد دلاتے ہیں۔ کاش آپ اسے پورا کر سکیں۔ ہمارے لئے تو یہی خوشی کافی ہے کہ آج سالہا سال کی جدوجہد کے بعد ایک "باقاعدہ پادری صاحب" کہہ رہے ہیں کہ وہ حضرت مسیح کی صلیبی موت کے موضوع پر تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔

پادری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"برائے کرم اس پہلے پرچہ کی ایک
کاپی راقم الحروف کو ارسال کر دیجئے۔
آپ کے دسویں سوال مع جوابات
کے اخبار اخوت میں شائع کرانے
کا میں ذمہ وار ہوں"

ہم پادری صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت مسیح کی صلیبی موت کے تحریری مناظرہ میں اپنا پہلا پرچہ جو **دس دلائل** پر مشتمل ہے بذریعہ رجسٹری جناب پادری

روشن خان صاحب کے نام آج (۸ مارچ ۱۹۶۵ء کو) بھجوا رہے ہیں۔ اس مناظرہ میں کل سات پرچے مقرر ہیں۔ پادری صاحب نے ہمارے پرچہ کو اپنے جوابات سمیت اخبار اخوت میں شائع کرانے کی **ذمہ واری** لی ہے دیکھیں وہ اس ذمہ واری کو کس حد تک پورا کرتے ہیں۔

میں اس اعلان کے ساتھ کہ جناب پادری روشن خان صاحب لاہور سے "حضرت مسیح کی صلیبی موت" پر ہمارا **تحریری مناظرہ** شروع ہو رہا ہے صرف اتنی درخواست کرتا ہوں کہ پادری صاحب موضوع کی سنجیدگی کے پیشِ نظر متانت و سنجیدگی سے اس بحث کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں تاکہ فریقین کے دلائل و بیانات یکجائی طور پر جمع ہو کر پبلک کے سامنے آسکیں۔ واقعی یہ موضوع نہایت اہم ہے کیونکہ اگر یہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح کی موت صلیب پر واقع نہیں ہوئی تو موجودہ عیسائیت کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ اور اگر خدانخواستہ یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہو گئے تھے تو قرآن مجید کا اعلان وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ نیز وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا درست نہیں ٹھہریگا۔ بہرحال موضوع کی اہمیت کا تقاضا ہے کہ فریقین پوری توجہ، تہذیب اور سنجیدگی سے اس تحریری مناظرہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی خاص تائید سے توفیق بخشے کہ ہم حق کے بیان اور واضح کرنے میں کامیاب و کامران ہوں۔

عیدالاضحٰی کا پیغام

حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری اُمتِ مسلمہ کے نام!

ٹھیک پونے چودہ سو برس قبل سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عرفات** کے میدان میں عیدالاضحٰی کے دن ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہؓ سے ارشاد فرمایا:-

اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ (صحیح البخاری کتاب الحج)

ترجمہ:- تمہارے خون اور تمہارے اموال (اور تمہاری عزتیں) تم پر قیامت تک اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی، اس مہینہ کی اور اس شہر کی حرمت ہے۔ کیا میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے پہنچا دیا ہے۔ تب آپ نے کہا اے خدا! تو گواہ ہے کہ میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ پھر فرمایا چاہیئے کہ حاضر غائبوں کو یہ پیغام پہنچاتے جائیں بسا اوقات براہِ راست سننے والے کی نسبت دوسرے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ پس میری وفات کے بعد تم پھر کفر کی طرف عود نہ کر جانا کہ ایکدوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ" +

ایک سوال کا جواب

عیسائی مذہب اور شراب

جناب سید عباس صاحب بخاری پشاور سے لکھتے ہیں

"عیسائی مذہب میں شراب پینا جائز ہے یا نہیں؟ یہاں ایک عیسائی دوست سے سوال کا جواب نفی میں پایا۔ ثبوت میں اس نے ۱ کرنتھیوں ۵/۱۱-۱۴ و ۶/۱۱-۷ پیش کیں۔"

الجواب :- حلال و حرام کے بارے میں یسوع مسیح کی **اصولی تعلیم** یہ ہے کہ :-

(۱) "جو چیز منہ میں جاتی ہے وہ آدمی کو ناپاک نہیں کرتی مگر جو منہ سے نکلتی ہے وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہے۔" (متی ۱۵/۱۱)

(۲) "کوئی چیز باہر سے آدمی میں داخل ہو کر اُسے ناپاک نہیں کر سکتی۔" (مرقس ۷/۱۵)

اسی بنا پر پولوس لکھتے ہیں "خداوند یسوع میں مجھے یقین ہے کہ کوئی چیز بذاتہ حرام نہیں لیکن جو اس کو حرام سمجھتا ہے اس کے لئے حرام ہے۔" (رومیوں ۱۴/۱۴)

عملی زندگی میں یسوع مسیح کے طریق کار کیلئے اناجیل کے مندرجہ ذیل حوالے قابلِ توجہ ہیں :-

(۱) "ابن آدم کھاتا پیتا آیا۔ اور وہ کہتے ہیں دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار۔" (متی ۱۱/۱۹)

(۲) "تیسرے دن قانائے گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوع کی ماں وہاں تھی اور یسوع اور اسکے شاگردوں کی بھی اس شادی میں دعوت تھی۔ اور جب مے ہو چکی یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ انکے پاس مے نہیں رہی یسوع نے اس سے کہا اے عورت! مجھے تجھ سے کیا کام ہے؟ ابھی میرا وقت نہیں آیا۔۔۔ یسوع نے ان سے کہا مٹکوں میں پانی بھر دو پس انہوں نے انکو لبالب بھر دیا۔ پھر اس نے ان سے کہا کہ اب نکال کر میر مجلس کے پاس لیجاؤ پس وہ لے گئے۔ جب میر مجلس نے وہ پانی چکھا جو مے بن گیا تھا۔۔۔ تو میر مجلس نے دولہا کو بلا کر اس سے کہا ہر شخص پہلے اچھی مے پیش کرتا ہے اور ناقص اسوقت جب پی کر چھک گئے مگر تو نے اچھی مے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔ یہ پہلا معجزہ یسوع نے قانائے گلیل میں دکھا کر اپنا جلال ظاہر کیا۔" (یوحنا ۲/۱-۱۱)

(۳) "میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا شیرہ اب سے کبھی نہ پیونگا جبتک خدا کی بادشاہت نہ آلے۔" (لوقا ۲۲/۱۸)

ان حوالجات سے شراب کے بارے میں یسوع مسیح کا طریق صاف ظاہر ہے اور آپ نے اناجیل میں شراب کی حرمت کا کہیں ذکر نہیں فرمایا۔

پولوس کے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں کیونکہ وہ ہر جگہ کے لئے نیا رنگ بدل لیتے تھے۔ یہودیوں میں یہودی اور بے شرع لوگوں میں بے شرع (۱ کرنتھیوں ۹/۲۰) اسلئے انہوں نے کرنتھیوں ۵/۱۱-۱۴ و ۶/۱۱-۷ میں شرابی کی مذمت کی ہے مگر دوسری جگہ لکھا ہے کہ :-

"آئندہ کو صرف پانی ہی نہ پیا کر بلکہ اپنے معدے اور اکثر کمزور رہنے کی وجہ ذرا سی مے بھی کام میں لایا کر۔" (۱ تمطاؤس ۵/۲۳)

خلاصہ یہ ہے کہ عیسائی صاحبان نے شریعت کو لعنت کا موجب [illegible]

فرعونِ موسیٰؑ بنی اسرائیل سے نہیں تھا

(محترم جناب مولوی محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ)

ماہنامہ الفرقان کے مارچ ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں ملک محمد مستقیم صاحب ایڈوکیٹ منٹگمری کا مضمون "فرعونِ موسیٰ بنی اسرائیل سے تھا" پڑھا۔ ان کی کوشش چنداں کامیاب نظر نہیں آتی۔ صدیوں سے مسلّمہ حقیقت کے خلاف دلائل بالکل کمزور اور سطحی ہیں۔

(۱) آغاز میں فراعنۂ مصر کے متبنّیٰ بنانے کے رسم و رواج کا ذکر کیا ہے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ فرعونِ موسیٰ یا اس کا کوئی باپ دادا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اُس وقت کے لاوارث مصری فرعون کا متبنّیٰ بن گیا ہوگا اس طرح بنی اسرائیل کے ایک طبقہ کو حکومت پر اقتدار حاصل ہو گیا لیکن کوئی مستند حوالہ کہیں سے پیش نہیں کیا۔ تمہید تشنۂ تکمیل ہے۔

(۲) قرآن شریف سے دو تین حوالے پیش کئے ہیں کہ ہمیشہ سے انبیاء کی آمد اپنی اپنی قوم کی طرف ہی مخصوص ہوتی تھی چونکہ حضرت موسیٰ کے خطاب میں بنی اسرائیل کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کو بھی شامل کیا گیا تھا اسی لئے فرعونِ موسیٰ اور درباری بنی اسرائیل سے تھے۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون اور اس کے شرار دل کی بد ترین قسم کی غلامی اور ظلم سے بنی اسرائیل کو نجات دلانے اور کنعان لے جا کر ایک عظیم الشان قوم بنانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس پروگرام کی تکمیل کے سلسلہ میں فرعون اور درباری ایک رنگ میں متعلقہ فریق تھے، اسلئے اُن سے خطاب ضروری تھا۔ ملک صاحب کے خیال میں اگر یہ فرعون ظالم اور جابر تو اسی طرح ہوتا لیکن بنی اسرائیل سے نہ ہوتا تو بنی اسرائیل کے نجات دہندہ نبی کو اُسے خطاب کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ تھوڑی سی سوچ بچار سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ وقت کے نبی کو فرعون کو ظلم سے روکنے کے لئے اتمام حجت کرنی ہی پڑتی اور اسی غرض کو حضرت موسیٰؑ نے معجزات اور انذار و تبشیر کے ذریعہ کما حقہٗ پورا کیا تو فرعون اور اس کے درباریوں کو خطاب کرنے اور نبی کی بعثت اس کی طرف بھی منسوب ہونے سے ان کا بنی اسرائیل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ پھر وہ ملکی ہمسائیگی اور متعلقہ فریق ہونے کی وجہ سے حضرت موسیٰؑ کے ہم قوم بھی کہلا سکتے تھے۔ (تاج العروس)

(۳) اگر فرعونِ موسیٰ واقعی اسرائیلی ہوتا تو حضرت موسیٰؑ اور اللہ تعالیٰ کے خطاب میں اس کی صراحت ہوتی۔ کیونکہ یہ تو بہترین طریق اُسے اپیل کرنے کا تھا کہ تو اپنی ہی قوم کی تباہی و بربادی کا باعث کیوں بن رہا ہے۔ پھر عقلی طور پر بھی یہ بات تسلیم کرنی مشکل ہے کہ ہندوستان پر حکومت تو باہر سے آئے ہوئے مغلوں، افغانوں یا

انگریزوں کی ہو اور وہ اپنی ہی نسل اور قوم کے ایک بڑے حصہ کو جو اُن کا دست و بازو بن سکتا ہو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے اور اس پر ظلم و ستم ڈھانے میں مشغول رہے۔ یہ تو ممکن ہے کہ حکمران طبقہ کے چند افراد کی آپس میں دشمنی ہو جائے لیکن غیر ملک اور غیر قوموں میں بسنے اور حکمرانی کرنے کے لئے چند ہزار کی اقلیت اپنے ہی ایک بڑے حصہ کو اس طرح ظلم و ستم کا نشانہ بنائے رکھے عقلاً تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) قرآن شریف میں فرعون، ہامان اور قارون کا کئی جگہ ذکر ہے۔ قارون کے متعلق اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ سورۃ القصص میں بالصراحت ذکر ہے لیکن فرعون اور ہامان کے قومِ موسیٰ یا بنی اسرائیل ہونے کا کہیں اشارہ تک نہیں ہے۔ قارون کی شان و شوکت دیکھ کر بنی اسرائیل کے کمزور ایمان افراد حسرت سے کہتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی قارون کی طرح مال و دولت اور رتبہ ملتا۔ اس حسرت کے پیدا ہونے کی یہی وجہ تھی کہ قارون کے متعلق وہ سمجھتے تھے کہ یہ ہماری ہی قوم و نسل کا فرد ہو کر اتنی ترقی کر گیا ہے اور ہم اس قدر کمزور اور بے اثر ہیں۔ اگر فرعون اور ہامان بھی بنی اسرائیل میں سے ہوتے تو اُن کے دلوں میں بجائے قارون بننے کے فرعون اور ہامان جو کہ قارون سے ہر رنگ میں برتر تھے بننے کی آرزو ہوتی۔ تفسیر صغیر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے نیچے نوٹ تحریر فرمایا ہے کہ ظالم حکمران محکوم قوموں میں سے بعض افراد کو اپنی مطلب برآری کے لئے آگے لے آتے ہیں اور یہ لوگ حاکموں سے بھی زیادہ اپنے ہم قوموں پر ظلم ڈھاتے ہیں۔ ہندوستان میں ایک انگریز ڈپٹی کمشنر یا سپرنٹنڈنٹ پولیس ہندوستانیوں کے ساتھ اتنا ظلم نہیں کرتا تھا جتنا ایک ہندوستانی تھانیدار، تحصیلدار، پٹواری یا تحصیلدار وغیرہ کرتے تھے۔ فرعون نے یہی چال چلی تھی اور ایسے ہی بنی اسرائیلی افسر قبطیوں سے بھی زیادہ اپنی قوم پر ظلم کرتے تھے۔ (نوٹ۔ واضح ہے کہ حضور صرف قارون کو بنی اسرائیلی سمجھتے ہیں فرعون، ہامان دیگر درباریوں کو قبطی)

(۵) ملک صاحب کی ایک دلیل فرعون کا حضرت موسیٰ کو أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا کہنا ہے کہ گویا "ہم" کہہ کر اُس نے اپنے آپ کا بنی اسرائیل میں سے ہونا تسلیم کیا ہے حالانکہ یہ معاملہ اقبال کے شعر کے عین مطابق ہے ؎

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سُلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

ظالم اور دھوکہ دینے والے حکمران ہمیشہ ایسی ہی سیاسی چالوں سے محکوموں کیساتھ ہمدردی اور تعلق یا اپنائیت کا اظہار کر کے انہیں فریب دیا کرتے ہیں ورنہ حضرت موسیٰؑ نے اسے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تو بھی تاج و تخت چھوڑ کر ہمارے ساتھ چل۔ اُسے تو صرف یہ کہا تھا کہ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے۔

(۶) ملک صاحب نے قرآن شریف کی آیت هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ سیاق اور سباق پر غور کئے بغیر اپنی تائید میں پیش کر دی ہے اور استدلال کیا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک حصہ موسیٰؑ کی تائید کرتا تھا اور دوسرا مخالفت

کرتا تھا کہ مصر سے نکلنے کا حکم دانشمندانہ نہیں ہے۔ فرعون اور اس کے درباری دوسرے ملک کے لوگ تھے اور یہ سیاسی گٹھ جوڑ تھی۔ اسے کہتے ہیں مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ حالانکہ یہاں صرف اُن دو افراد کا ذکر ہے جنہیں حضرت موسیٰ نے اپنی جوانی کے ایام میں رات کے وقت شہر میں لڑتے جھگڑتے دیکھا کہ ایک تو حضرت موسیٰ یعنی بنی اسرائیل کے گروہ سے تھا اور اس سے جھگڑا کرنے والا دوسرا آدمی بنی اسرائیل یا حضرت موسیٰ کے دشمن گروہ سے تعلق رکھتا تھا۔ پھر اسرائیلی نے حضرت موسیٰ سے دشمن قوم کے آدمی کے خلاف مدد مانگی۔ حضرت موسیٰ نے دشمن گروہ کے آدمی کو گھونسا مارا۔ وہ مر گیا۔ اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ یہودیہ میں اسرائیل کی دو شاخیں آباد تھیں جو یہودی کہلاتے تھے اور باقی دس قبائل دیگر مقامات پر مکین تھے ان کو بنی اسرائیل کہا جاتا تھا" یہ بالکل بے ربط سی بات ہے۔ مصر سے ہجرت کے سینکڑوں سال بعد کے واقعہ کو هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ کا تسلسل قرار دینا سیاق و سباق سے افسوسناک بے اعتنائی ہے۔ ؎

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج ÷ تا ثریا مے رود دیوار کج!

ان کے مضمون کا بغور مطالعہ کرنے والے کو بہت سا تضاد اور غیر متعلق مواد نظر آسکتا ہے جسے طوالت کے ڈر سے بیان کرنا چھوڑ دیا ہے۔

(۷) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آلِ فرعون پر مختلف قسم کے عذاب نازل ہوئے تاکہ انکے دل نرم ہوں اور بنی اسرائیل پر تشدد ختم کر دیں۔ آلِ فرعون حضرت موسیٰ سے کہتے ہیں کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ہم سے عذاب دور کر دے تو ہم ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ اگر فرعون اور درباری اسرائیلی تھے تو انکے ایمان لے آنے کے بعد حضرت موسیٰ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دینے کا وعدہ کچھ بے معنی سی بات ہے۔ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو مصر سے چلے جانے کی اجازت دینے کا وعدہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اور انکے درباری بنی اسرائیل سے نہیں تھے اور حضرت موسیٰ کے ساتھ جانے کی پابندی جو سب بنی اسرائیل کے لئے تھی آلِ فرعون کے لئے نہ تھی۔ اگر وہ بھی بنی اسرائیل تھے تو خود بھی حضرت موسیٰ کے ساتھ چلنے کا کہتے یا اُن کے ایمان لے آنے کی صورت میں اور تشدد ختم کر دینے کے باعث حضرت موسیٰ اور آپکے ساتھیوں کے لئے مصر میں ہی اُن کے ساتھ مل جُل کر رہنے میں کیا حرج ہو سکتا تھا۔ وہ کہتے کہ کیوں جاتے ہو ہم جو ایک ہی نسل اور دادا کی اولاد ہیں اکٹھے رہیں گے اور ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہوں گے۔ جس نبی پر انسان ایمان لائے اُسے یہ کہنا کہ اچھا آپ ہیں تو منجانب اللہ لیکن آپ اپنے ساتھیوں سمیت کنعان چلے جائیں۔ انبیاء کی جماعتیں تو کوشش کرتی ہیں کہ وہ اپنے اپنے نبی کے ساتھ زندگی گزاریں اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق پاویں نہ کہ امن و امان کی حالت سے انہیں مصائب اور شدائد کے حوالہ کر دیں۔

خود ملک صاحب کے مضمون میں اُن کے نظریہ کی تغلیط کے لئے کافی مواد موجود ہے اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ ملک صاحب ماشاء اللہ زرخیز دماغ رکھتے ہیں لیکن تیز خطا بھی ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کے اہل و عیال پر ہمیشہ اپنے فضل و کرم کا سایہ رکھے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین ÷

شذرات

۱۔ جماعتِ احمدیہ کے لئے لمحۂ فکریہ!

ہفت روزہ **چٹان** لاہور کے احراری ایڈیٹر جناب **شورش** کاشمیری لکھتے ہیں:-

"اِس سب سے بڑی اسلامی مملکت کا یہ پہلو حد درجہ دردناک ہے کہ اِس سرزمین میں جو ہمیں جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور جس کا مستقبل ہم سب کا مستقبل ہے ابھی تک ایک **متنبّی کی اُمّت** اور اس کے جانشینوں کی **خلافت نشو و نما** پا رہی ہے۔ ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جو ملک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بنا ہوا اس ملک میں اگر کوئی گروہ **جعلی نبوّت** کا کاروبار لیکر اُمّتِ مسلمہ کا جزوِ لاینفک کہلاتا ہے تو یہ اسلام کے نِدسارِ نازک پر سب سے بڑا طمانچہ ہے۔"

(چٹان ۲۲ر مارچ ۱۹۶۵ء)

ظاہر ہے کہ اِن گالیوں، اِس شدید اشتعال انگیزی اور استحکامِ پاکستان کے خلاف اس خطرناک تحریک پر حکومتِ پاکستان کو توجہ دلانی چاہیئے تا وہ ایسے لوگوں کا محاسبہ کرے مگر ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت اپنے فرائض کو خود سمجھتی ہے اور وہ آئین کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ ہم صرف جماعت احمدیہ کے درد مند احباب سے عرض پرداز ہیں کہ وہ مدیر چٹان کے ان الفاظ پر غور کریں اور جہاں تک احمدیت کے پیغام کی کامل وضاحت اور اشاعت کی ضرورت ہے اسے بلند پیمانہ پر فرمائیں تا ان غلط فہمیوں اور ان غلط بیانیوں کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ

اگر ہم پوری ہمت سے باشندگانِ پاکستان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح مقام واضح کر دیں اور آپ کی اسلامی خدمات، آپ کی اسلام کے لئے فدائیت اور آپ کا عشقِ نبوی ہیں کامل طور پر گداز ہونا واشگاف طور پر بتا دیں تو ناممکن ہے کہ جناب شورش ایسے احراری قلمکار اس ملک میں کسی قسم کا اشتعال پیدا کر کے لوگوں کو گمراہ کر سکیں۔

ہمیں چاہیئے کہ فریضۂ اصلاح و ارشاد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ بارگاہِ ربّ العزّت میں خشوع و خضوع سے دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اور ہمارے محبوب وطن پاکستان کو ہر قسم کے بیرونی اور اندرونی دشمنوں سے محفوظ رکھے آمین۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

۲۔ "چودھری ظفراللہ صاحب پہلے مسلمان تھے..."

جناب پروفیسر محمد سرور صاحب کے مضمون "ظفر حسن ایبک کی آپ بیتی" میں ظفر حسن صاحب کا خود نوشت اقتباس ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں کہ:-

"مجھ سے یہی توقع کی جاتی تھی کہ میں سٹیٹ سکالرشپ لے کر ولایت جا سکوں گا۔ چودھری ظفراللہ صاحب پہلے مسلمان تھے جن کو یہ وظیفہ ملا تھا۔ ان کے بعد کئی سال تک کسی مسلمان کو یہ وظیفہ نہ مل سکا۔ اب سب مسلمانوں کی امیدیں اس پر لگی ہوئی تھیں کہ یہ وظیفہ پھر ایک مسلمان طالب علم کو ملے گا۔" (چٹان لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۶۵ء)

کیا درد مند مسلمانوں کا یہ تاثر جو چٹان کے اسی نمبر میں دوسری جگہ درج ہے شورش صاحب کیلئے لمحۂ فکریہ نہیں؟

۳۔ غیر مبایع دوستوں کی ستم ظریفی

فاضل مدیر پیغام صلح نے شورش صاحب کا مندرجہ بالا اشتعال انگیز اقتباس درج کرکے روایتی نادان دوست کا پارٹ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"ہم اپنے قادیانی دوستوں سے بھی یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ حضرت [illegible] کو منصبِ نبوت پر بٹھا کر وہ آپ کی کس قدر بدنامی اور مسلمانوں کے اشتعال کا موجب بن رہے ہیں۔"
(پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۶۵ء)

ہمارے اور غیر مبایعین کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام حکم عدل ہیں۔ اور گزشتہ نصف صدی میں یہ بحث طے شدہ حقیقت کی حیثیت اختیار کر چکی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ صرف **نبوت غیر تشریعی** کا ہے۔ حضور نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ:-

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

تشریعی نبوت کا نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا ہے اور نہ ہی جماعت احمدیہ آپ کو ایسا نبی مانتی ہے۔ پس تشریعی نبوت کا انکار ہے اور غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ ہے اور اسی پر ہمارا ایمان ہے۔ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اپنے اداریہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل اقتباس درج کیا ہے:-

"اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل [illegible] کو بھڑکانے کے لئے کہتے

ہیں کہ اس شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا
ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افترا ہے"
افسوس کہ مدیر صاحب پیغامِ صلح کی "دیانتداری" نے
انہیں اجازت نہ دی کہ اس کے ساتھ کا وہ فقرہ بھی درج
کر دیں جس کے بغیر یہ اقتباس نامکمل رہتا ہے جو یہ ہے:-
"بلکہ جس نبوّت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف
کے رُو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی
دعویٰ نہیں کیا گیا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)
مزید تشریح سے قطع نظر اس فقرہ سے ہی عیاں
ہے کہ ایک قسم نبوّت کا دعویٰ قرآن شریف کے رو سے
منع ہے اور ایک قسم نبوّت کا دعویٰ روا ہے۔
حضور نے اس نبوّت کا دعویٰ نہیں فرمایا جو از رُوئے
قرآن پاک ممنوع ہے۔ دوسری قسم کی نبوّت کا دعویٰ
فرمایا ہے۔ یہ وہی بات ہے جو تجلیاتِ الٰہیہ کی عبارت بالا
میں بھی بیان ہوئی ہے۔
ہم اس جگہ اس موضوع پر مزید حوالجات درج
کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ صرف کتاب خطبہ الہامیہ
سے حضور علیہ السلام کے دو شعر غیر مبایع دوستوں کی توجہ
کے لئے پیش کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں ؎

وَمَا كَانَ جَوْرُ الْخَلْقِ مُسْتَبْعَدًا لَنَا
فَإِنَّ أَذَاهُمْ سُنَّةٌ لَا تُغَيَّرُ
إِذَا قِيلَ إِنَّكَ مُرْسَلٌ قُلْتُ إِنَّنِي
دُعِيتُ إِلَى أَمْرٍ عَلَى الْخَلْقِ يَعْسُرُ

ترجمہ: ہم پر لوگوں کا ظلم و تشدّد کوئی نئی بات نہیں
ان کی ایذا رسانی کی پرانی عادت ہے جو بدلتی نہیں
ہے۔ مجھے جب کہا گیا کہ تو ہمارا رسول ہے
تو میں نے سمجھا کہ مجھے ایسے امر کا دعویٰ کرنے
کے لئے کہا گیا ہے جو لوگوں پر شاق گزریگا"
مدیر پیغامِ صلح نے اپنے ایڈیٹوریل میں از راہِ ظلم
جماعت احمدیہ کے متعلق لکھ دیا ہے کہ:-
"مانا کہ اس کی جماعت کا ایک حصہ
نادانی سے اسے منصبِ نبوّت پر
بٹھانے میں کوشاں رہا ہے لیکن یہ
ایسا ہی ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو ان کے پیرو خدا کا بیٹا بنا کر
انہیں منصب الوہیت پر بٹھا رہے ہیں"
حالانکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرما چکے ہیں کہ:-
"خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ
روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے
یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی
برکت سے مجھے نبوّت کے مقام
تک پہنچایا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)
خدا ترس غیر مبایع غور فرماویں کہ ان دریں حالات ایڈیٹر
پیغامِ صلح کا الزام کتنا جارحانہ اور ناروا ہے۔ فالی
اللہ المشتکیٰ۔

۴۔ افریقہ میں تبلیغ اسلام اور شیعہ صاحبان

شیعہ رسالہ معارف اسلام لاہور لکھتا ہے:-
"آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ

نے جماعت قدن کو افریقہ میں تبلیغ کے لئے ۱۹۵۹-۶۴ء میں قریباً بارہ لاکھ روپیہ زرمبادلہ دیا ہے۔ گویا سالانہ دو لاکھ روپے یعنی قریباً سترہ ہزار روپے ماہوار۔ جو قوم ایک جگہ کی تبلیغ کے لئے اتنا روپیہ خرچ کرتی ہے وہ دنیا کے اور مقامات کے لئے کتنا خرچ کرتی ہوگی اور اس کے لئے وہ کتنا کماتی ہوگی اور ان کے کمانے والے افراد کتنے ہوں گے۔ کیا شیعہ صاحبان نے بھی کبھی تبلیغ اسلام کا خیال کیا؟ اور اس پر کتنا روپیہ خرچ کیا؟ شیعہ قوم افریقہ میں دو سو سال سے زیادہ سے ہے۔ اس نے اس لمبے عرصہ میں وہاں کتنی تبلیغ اسلام کی ہے؟"

(معارف اسلام مارچ ۶۵ء صک۳۷)

الفرقان:۔ جماعت احمدیہ کی بے نظیر قربانیوں کے ذکر سے شیعہ جماعت کی بیداری کے لئے زور لگانا تو بڑی بات نہیں مگر اتنی بھی تنگ ظرفی کیا کہ جماعت کا نام بھی صحیح طور پر نہ لکھ سکیں۔

۵۔ ایران میں تبلیغ اسلام کی ضرورت

معارف اسلام لاہور ماہ مارچ ۶۵ء لکھتا ہے:۔

"اس بات کی ضرورت ہے کہ تبلیغ اسلام کا سلسلہ پہلے خود ایران کے غیر مسلمین میں جاری کیا جائے اور جو لوگ یہود، نصاریٰ، بہائیت اور آتش پرستوں کے پنجوں میں پھنس گئے ہیں ان کو نجات دلائی جائے اور دین اسلام میں داخل کریں۔" (ص۳)

۶۔ فاضل مدیر "تحفہ" گوجرانوالہ کے سوال کا جواب

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ہم نے الفرقان (مارچ ۶۵ء) میں ماہنامہ سیارہ کے مضمون "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کا اقتباس پیش کیا تھا جس میں تسلیم کیا گیا تھا کہ "البتہ احمدیوں کا کام منظم بھی ہے اور زیادہ وسیع بھی" سہ روزہ تحفہ گوجرانوالہ نے سیارہ کے اقتباس کو نقل کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"ہمیں اس حقیقت کا بھی اعتراف ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں تبلیغ کا اہم فریضہ انجام دینے والی کوئی قابل ذکر جماعت نہیں۔"

(تحفہ ۱۸ مارچ ۶۵ء)

الفرقان نے سیارہ کا متذکرۃ الصدر اقتباس درج کرنے کے بعد لکھا تھا کہ:۔

"کیا کم از کم افریقہ کی تبلیغ اسلام کے لئے بھی دوسرے مسلمان احمدیوں سے اتفاق نہیں کر سکتے؟" (مارچ ۶۵ء)

معاصر تحفہ اس پر لکھتا ہے کہ:۔

"دریافت طلب امر یہ ہے کہ مولوی ابوالعطاء جالندھری کا یہ سوال کہ کیا دوسرے مسلمان احمدیوں سے اتفاق کر سکتے ہیں محض تصنع یا بناوٹ تو نہیں۔

مولوی ابوالعطاء پہلے یہ بتائیں کہ آیا وہ
احمدیوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں
کو مسلمان سمجھتے ہیں ؟"

فاضل مدیر تحفہ نے اپنے سوال کا "غیر مبہم اور واضح جواب" طلب فرمایا ہے۔ سو گزارش ہے کہ اس کا واضح جواب ہمارے استفسار کے لفظ "دوسرے مسلمان" میں موجود ہے۔ یاد رہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپکو مسلمان کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی توحید اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا قائل ہے اور کلمہ طیبہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے ہم اُسے شریعت کے ظاہری قانون کے مطابق مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ یہودی، عیسائی یا ہندو نہیں سمجھتے۔ ایسے تمام اشخاص اسلام کے ظاہری دائرہ کے اندر ہیں۔ باقی عنداللہ مسلمان قرار پانے کی جو شرائط ہیں اللہ تعالیٰ کا معاملہ ان سے ان کے مطابق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے نبی کو اُن لوگوں کا جنازہ پڑھنے سے منع فرما دیا تھا جو بظاہر مسلمان تھے مگر عملاً منافق تھے۔ ایسا ہی شادیوں میں تقویٰ اور دینداری کو مقدم کرنے کا حکم ہے۔ ارشادِ نبوی ہے عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ۔

جن مسلمانوں کو مسلمان سمجھنے کا سوال درپیش ہے وہ باہم بہتّر فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور جنازہ و شادی میں ایک فرقہ کو دوسرے سے قطعاً اتفاق نہیں ہے۔ علامہ اقبال نے ان سے یوں خطاب فرمایا ہے ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود (بانگ درا صفحہ ۲۲۶)

ہمارے نزدیک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام مسیح موعود ہیں وہ الہام الٰہی "مسلماں را مسلمان باز کردند" کے مطابق نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانے کے لئے آئے ہیں۔

امید ہے کہ فاضل مدیر تحفہ اتحاد اور اتفاق کی راہ کو اختیار کرتے ہوئے ہمارے اس سوال کا حوصلہ افزا جواب دیں گے کہ :-

کیا کم از کم افریقہ کی تبلیغ اسلام کیلئے بھی
دوسرے مسلمان احمدیوں سے اتفاق نہیں کر سکتے ؟

۷۔ بہائیت کی اندھی تائید

شیعہ رسالہ المنتظر لاہور نے الفرقان (فروری ۱۹۶۵ء) کے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کئے ہیں :-

"عبدالبہاء نے عیسائیوں کے عقیدہ صلیبی موت کی پوری طرح تائید کی ہے جس طرح جناب بہاء اللہ نے چوتھے آسمان پر مسیح کے زندہ ہونے کے متعلق عوام مسلمانوں کی ہمنوائی اختیار کی تھی۔ بہائی بتائیں کہ وہ کس عقیدہ پر ہیں ؟"

اور پھر لکھا ہے کہ :-

"خوب رہی ! اگر بابی پوچھ لیں کہ جس طرح مرزا بشیر الدین محمود والے مرزا جی کو نبی اور نور الدین والے مرزا جی کو مجدد کہتے ہیں اب مرزائی بتائیں کہ وہ کس عقیدہ پر ہیں ؟"

(المنتظر ۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء صفحہ ۴)

ہم حیران ہیں کہ اندھیرے پر لٹھ گھمانے والے ان ایڈیٹر صاحب

کو کس طرح سمجھائیں کہ حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے **خلیفۂ اوّل** ہیں اور حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ جماعت احمدیہ کے **خلیفۂ ثانی** ہیں اور ہر دو حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو چودھویں صدی کا مجدد اور غیر تشریعی نبی مانتے ہیں ان میں کسی قسم کا اختلاف نہیں اور جماعتِ احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اب بتلایئے کہ اس واضح امر میں اس سوال کا جواب کیونکر آگیا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق بہائیوں کا کیا عقیدہ ہے کیا وہ انہیں جناب عبد البہاء کے قول کے مطابق صلیب پر مرنے والا مانتے ہیں یا جناب بہاء اللہ کے قول کے موافق انہیں صلیب پر چڑھے بغیر آسمان پر زندہ بیٹھنے والا مانتے ہیں؟ شیعہ صاحبان پر واضح رہے کہ ان کی اس اندھی تائید سے بہائیوں کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

۸۔ مودودی جماعت کے "صالحین" کا وطیرہ

جناب امین احسن صاحب اصلاحی نے اپنے نام پر آنے والے اسلامی جماعت کے لوگوں کے خطوط کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ :-

"مضمون سب کا ایک، گالیوں اور طعنوں کی تراش خراش ایک، ہر چیز ایک ہی کارخانے بلکہ ایک ہی سانچے کی ڈھلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔"

اس پر مدیر صدق لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں :-

"اس تجربے میں مولانا اصلاحی تنہا و منفرد نہیں۔ مولانا مودودی نے جو مزاج اس جماعت کا پیدا کر رکھا ہے اس کا اثر یہ ہے کہ جس نے ہلکی سی بھی تنقید مولانا کے مسلک پر کی اس سزا سے نہ بچ سکا۔"

اب جناب کوثر نیازی مدیر شہاب لاہور لکھتے ہیں :-

"مدیر شہاب کو ان بزرگوں کے تجربات کا یقین نہ آتا تھا مگر اب جو اس نے جماعت اسلامی سے مستعفی ہونے اور مولانا مودودی سے اپنی خط و کتابت منظرِ عام پر لانے کا جرم کیا ہے اس پر چودہ طبق روشن ہو گئے ہیں۔"

ان خطوط کا ایک دلچسپ اقتباس آپ بھی غور سے پڑھیے لکھا ہے :-

"ان کو حکیم عبد الرحیم اشرف کی صحبت مذموم لے ڈوبی ہے۔ یہ شخص جتنا **قد کا چھوٹا** ہے اس سے زیادہ **کھوٹا** ہے۔ کلّ قلیل (قصیر۔ ناقل) فتنة کی صحیح مثال ہے۔"

(المنبر لائل پور ۱۲ر مارچ ۱۹۶۵ء ص۱۲)

۹۔ "جماعتِ اسلامی" کا انجام

(الف) مدیر المنبر اب لکھتے ہیں :-

"اس جماعت کی بنیاد فکرِ کج پر ہے۔ اس کی تعمیر استبداد و جبریت سے ہوئی ہے اور اس کی رونق کا راز ابلہ فریبی اور کم اندیشی میں پوشیدہ ہے۔ ہوشِ خرد اور دینِ حق کا صحیح فہم و شعور جب بھی انگڑائی لے گا یہ قصر ہوش ربا پیوندِ

زمین ہوکر رہ جائیگا" (المنبر ۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء صہ)

(ب) مدیر ماہنامہ فکر و نظر تحریر فرماتے ہیں:-

"دراصل خدا اور رسول کی مرضی کا مظہر اور ان کی تعلیمات کا واحد ترجمان بن کر حزبی سیاست لڑانا اور اس طرح مسندِ اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنا مولانا مودودی کی علمی شخصیت کی موت ثابت ہوا ہے اور اس کا ہمیں بے حد افسوس ہے" (فکر و نظر کراچی مارچ ۱۹۶۵ء صہ ۵۹۶)

۱۰۔ اکابر علماء کا غلط انتظار

مدیر ماہنامہ تجلی دیوبند لکھتے ہیں:-

"ہمارے کم و بیش تمام ہی اکابر عرصہ دراز سے اسی کے منتظر ہیں کہ جب اقامتِ دین کا من و سلویٰ آسمان سے نازل ہوگا اور فرشتے حکومتِ الٰہیہ کا خوان سجا کر زمین پر اُتریں گے۔ اس وقت ہم میدان دعا میں نکلیں گے" (تجلی فروری مارچ ۱۹۶۵ء صہ ۲)

الفرقان۔ کیا مسیح کے آسمانوں سے اُترنے کا انتظار کرنے والے یہی لوگ نہیں؟

۱۱۔ علماء کے مشاغل

(الف) "علماء باہمی اختلافات میں از حد (طاقت) ضائع کرتے رہے اور آج بھی کر رہے ہیں۔ فروعی اختلاف کو ہوّا بنا کر لڑتے رہنا ان کا دیرینہ شغل رہا ہے اور آج تو یہ اپنے شباب پر ہے" (تجلی دیوبند مارچ ۱۹۶۵ء صہ ۴۳)

(ب) "آجکل ہر ایک گروہ کے علماء اور مختلف جماعتوں کے لیڈروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ صرف انہی کی رائے صحیح ہے باقی سب غلط ہے۔ لہذا وہ اپنے سے اختلاف کرنیوالے کو یکدم اسلام ہی سے خارج ہو جانے کا فتویٰ لگا دیتے ہیں یہ ہرگز درست نہیں" (شہاب لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء صہ ۱)

الفرقان۔ ان حالات میں ان علماء کا جماعت احمدیہ کو "اسلام سے خارج" قرار دینا بے حقیقت فتویٰ ہے۔ مدیر تجلی لکھتے ہیں:-

"وقت کے ہر داعیٔ حق اور مجدد کے خلاف خود مسلمانوں ہی کے مختلف فرقوں اور گروہوں نے بدترین مخالفت اور شدید ترین عناد کا ریکارڈ قائم کیا ہے" (تجلی مارچ ۱۹۶۵ء صہ ۳۵)

۱۲۔ اسلامی فرقوں میں اتحاد اور جماعت احمدیہ کا سوال

یہ حقیقت ہے کہ مسلمان کہلانے والے فرقوں میں جماعت احمدیہ ایک فعال اور منظم جماعت ہے اور وہ مسلمانوں کے اتحاد کی سب سے بڑی داعی ہے مگر علماء کے لئے یہ مشکل درپیش ہے کہ وہ اپنے پہلے غلط "فیصلہ" کو کیونکر بدلیں؟ گزشتہ دنوں علماء دیوبند کے سامنے یہ سوال پیش کیا گیا کہ:-

"اخبار دعوت دہلی میں متعدد بار اس قسم کے اتفاق و اتحاد کی دعوت دی گئی ہے کہ مسلمانوں کے جملہ فرقے اپنے اپنے مسلک پر

باقی رہتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں جہاں مسلمانوں کے فرقوں کو گنایا گیا ہے وہاں "قادیانیوں کا نام بڑے احترام سے احمدی کہہ کر لیا گیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی کے اس آرگن کے نزدیک قادیانی بھی مسلمان ہیں"

(تجلی مارچ ۱۹۶۵ء صفحہ ۹۴)

مدیر تجلی نے اس سوال کا جواب یوں دیا ہے کہ :-

"قادیانیت کے بارے میں ہم اپنا خیال اور موقف ایک سے زائد بار ظاہر کر چکے ہیں ہماری نگاہ میں وہ اسلام بالکل دوسرا اسلام ہے جس کا دعویٰ قادیانی حضرات کرتے ہیں۔"

آگے تفصیل سے لکھتے ہیں :-

"بہرحال اخبار دعوت ہو یا مولانا دریابادی۔ جو بھی اس خوش فہمی کا شکار ہوگا کہ آفت و ابتلاء اور زوال و انتشار کی گھڑیاں قادیانیوں کو ملتِ اسلامیہ ہی میں شمار کرنا مفید ہوگا اسے سادہ لوح کہیں گے۔ یہ بیشک بجا ہے کہ جب کفر صریح کے مقابلہ میں ضرورت زیادہ سے زیادہ اتحاد کی ہو اور ظلم و تعصب کے سیلِ تند پر بند باندھنے کے لئے پوری ملت کا اشتراک تعاون امر لازم قرار پا جائے تو یہ مناسب نہیں ہے کہ جن فرقوں کو ان کے دعویٰ اسلام کے باوجود ہم داخلِ ملت نہیں سمجھتے، ان کے عقائدِ باطلہ کی تردید اور ان کے خارج از ملت ہونے پر استدلال کا ہنگامہ بھی برابر جاری ہے سکوت اور صرفِ نظر بھی ایک حکمت ہے۔ کیا حرج ہے اگر ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے سارے ہی فرقے ٹیم کی شکل اختیار کر لیں اور نظریاتی اختلافات پھر کسی مناسب وقت کے لئے اٹھا رکھے جائیں۔

البتہ اشتراکِ اتحاد کی خاطر اس حد تک جانا ہم درست نہیں سمجھتے کہ جو فیصلہ ہم نے نہایت غور و فکر کے بعد کیا تھا اسکی تردید بھی ہمارے ہی قلم و زبان سے ہو جائے۔" (تجلی مارچ ۶۵ء صفحہ ۹۵)

الفرقان :- علماء نے جو فیصلہ بزعم خود "نہایت غور و فکر" سے کیا تھا وہ سراسر غلط ثابت ہو چکا ہے اسلئے علماء کو اس سے رجوع کر لینا چاہیئے۔ الرجوع الی الحق خیر من التمادی فی الباطل۔

۳۔ اسلام کے بنیادی اصول اور فرقوں کی تعبیرات

فاضل مدیر شہاب لاہور نے مسلمان کہلانیوالے فرقوں میں اتحاد کی صورت یہ لکھی ہے کہ ہر فرقہ کے مخصوص عقائد کا احترام کر کے اتحاد قائم کیا جائے مگر انہوں نے کسی خاص مصلحت کی بناء پر جماعت احمدیہ کو اس زمرہ سے باہر قرار دیا ہے جو ان کی غلطی ہے کیونکہ جناب مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں :-

"اصل غلطی ہی یہ ہے کہ ان جماعتوں، گروہوں اور فرقوں نے اپنی اپنی تعبیرات ہی کو اسلام سمجھ لیا ہے حالانکہ اسلام کے بنیادی اصول الگ ہیں اور ان کی تعبیرات الگ۔"

(شہاب ۲۰ مارچ ۱۹۶۵ء صفحہ ۱) +

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قرآنی حالات آثارِ قدیمہ کی روشنی میں

(جناب شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور)

آج سے ۳۴۰۰ سال پیشتر مشرق وسطیٰ میں ایک عجیب واقعہ ہوا۔ سامی نسل کے گڈریے جو کل تک مصر و شام کے درمیان خانہ بدوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے بیابان سے جہانبان بن گئے۔ پہلے انہوں نے شام و فلسطین کے مرغزاروں اور مقاماتِ کریم کو روند ڈالا تھا۔ اب انہیں فراعنہ مصر کی سرزمین دعوتِ مبارزت دے رہی تھی۔ ان قبائل کے ریلے خاکنائے سویز سے گزر کر سرزمین مصر میں در آئے۔ مصری غلاموں نے جو کہ ایشیائی نسل سے تھے انہیں خوش آمدید کہا۔ مصر پر ان کا تسلط بڑی آسانی سے ہو گیا۔ مصری اس قبیلہ کو "حق شاسو" کہتے جو کہ تاریخ میں ہائیکسوس بن گیا یعنی چرواہے بادشاہ۔ عرب ان کو عمالقہ کہتے رہے۔ کتبات میں اس قبیلہ کے مصری ملوک نے خود کو "صحراؤں کے شہزادگان" کا نام دیا ہے۔

دو سو سال تک ہائیکسوس مصر کے سیاہ و سفید کے مالک تھے فراعنہ کی حکومت کو بھی انہوں نے برائے نام زندہ رکھا۔ وہ علاقہ مصر تھیبس میں سمٹ آئی۔ تھیبس کا فرعون ہکسوس کا ماتحت اور باجگزار تھا۔

ہائیکسوس کے عہد حکومت میں ایشیا کے کئی ایک قبائل مصر میں آباد ہو گئے۔ ان میں بنی اسرائیل بھی تھے۔

ہائیکسوس کا غالب حصہ عرب و کنعان کے قبائل پر مشتمل تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام انہی کے دورِ حکومت میں مصر کے بازار میں غلام بن کر فروخت ہوئے۔ وہ غلام سے حاکمِ اعلیٰ بن گئے۔ قحط کے زمانہ میں مصر کا انتظامِ حکومت اور غلہ کی تقسیم کا کام انہوں نے اس خوبی سے سرانجام دیا کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔ بادشاہِ وقت کی اجازت سے ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام جو کہ اسرائیل کے لقب سے یاد کئے جاتے نیز ان کے بھائی بند اور قبیلہ کے لوگ کنعان سے مصر میں آ گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمات کے صلہ میں، پھر وطنی اور قومی تعلق کی رعایت کے مدنظر بہترین جاگیریں اور عمدہ علاقے ان کو عطا ہوئے۔ محکمہ محصولات اور دیگر سرکاری محکموں میں بڑے بڑے مناصب ان کی اولاد کو ملے۔ بنی اسرائیل یہاں خوب پھلے پھولے۔

تاریخ نے اپنے دو ورق الٹ دیئے۔ دو صدیوں کی حکومت کے بعد ہائیکسوس نشہ اقتدار میں مدہوش اپنے

اصل اقدار کو فراموش کر بیٹھے۔ کچھ عرصہ تک تو ہکسوس کے باجگزار فراعنہ بالکل بے دست و پا رہے رفتہ رفتہ ان میں قومی حمیت اور جوش پیدا ہوا۔ ۱۶۰۰ قبل مسیح میں اجنبی حکمرانوں کے خلاف مصر کے طول و عرض میں بغاوت کا لاوا پھوٹ پڑا۔ بیس سال تک مصری آزادی کی جنگ لڑتے رہے۔ مصریوں نے نہ صرف ہکسوس کے شہر ممفس پر قبضہ کیا بلکہ کئی سال تک "اوارس" کے قلعہ کو محصور کئے رکھا۔ "اوارس" سینائی سرحد کے پاس ہکسوس کا دارالخلافہ تھا۔ شدید محاصرہ کے بعد ہکسوس مصر سے نکلنے پر رضامند ہو گئے۔ اجنبیوں کو مصر سے نکال دیا گیا۔ مصر ایک مرتبہ پھر آزاد ہو گیا۔

آزاد مصر نے اب دوسروں کو غلام بنانا چاہا۔ اٹھارہویں خاندان کا ایک حکمران **توت مس** اوّل شام پر قبضہ کرتا ہوا فرات کے کناروں تک جا پہنچا۔ انیسویں خاندان کے مشہور فرعون رعمسیس دوم نے مصری امپائر کے جاہ و جلال اور شوکت کو انتہا تک پہنچا دیا۔

شام میں حتّی اس کے مزاحم ہوئے۔ خونریز جنگوں کے بعد حتّی سلطنت اور مصر میں معاہدۂ امن ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد حتّی بادشاہ اپنی بڑی بیٹی کے ہمراہ مصر میں آیا۔ رعمسیس کی حضور اس نے قیمتی تحائف اور اپنے جگر گوشہ کو پیش کیا۔ رعمسیس دوم جو نام سے شادی کا بھوکا تھا۔ یہ شہزادی کا چونکہ دربار میں آمد کے علاقہ کی تھی اس نسبت سے مصریوں کا **آسیہ** کہلائی اور رعمسیس ثانی نے اسے "**جمیلہ آفتاب**" کا خطاب دیا۔

۱۵ کتاب مقدس میں ایمان کے دیباچے میں اس کا ذکر ہے۔ حتّی سلطنت کا یہ مرکزی علاقہ تھا "ہزار آسی" کے ... نقشہ در کتاب تاریخ مصر جلد دوم صفحہ ۱۶۷ از فلنڈرز پیٹری +

بنی اسرائیل چونکہ ہکسوس کے زمانۂ حکومت میں مصر میں لائے گئے ان کے خلاف مصریوں کا تعصب نفرت و حقارت میں تو پہلے ہی بدل چکا تھا۔ جاگیریں اور مناصب چھن چکے تھے۔ نوبت یہاں جا رسید کہ رعمسیس ثانی کے دورِ حکومت میں یہ حکم جاری ہوا کہ ان کو غلام بنا کر محنت و مشقت کے کام پر لگا دیا جائے۔ نئی بادشاہت کے عظیم منصوبوں کو بروئے کار لانے میں دوسرے غلاموں کے ساتھ بنی اسرائیل بھی نتھی ہو گئے۔ نوبیا میں سونے کی کانوں کا علاقہ پہلے باجگزار تھا۔ اب رعمسیس نے اس پر تسلط جما لیا۔ نوبیا میں ارضِ قارد کی طلائی کانیں اور دوسری معادن نئے انتظام میں غلاموں کی مدد سے کھودی گئیں۔ مصر مالا مال ہو گیا۔

بنی اسرائیل کی نسل ان نامساعد حالات اور سختیوں کے باوجود بڑی سرعت سے بڑھ رہی تھی۔ اب ایک نیا حکم جاری ہوا کہ اسرائیل کے نوزائیدہ بیٹوں کو مار دیا جائے اور بیٹیوں کو زندہ رکھا جائے۔ اسرائیلی مائیں اپنے جگر گوشوں کو فرعون کے ظالمانہ حکم کی وجہ سے کسی تیرنے والی چیز میں دریا میں بہا دیتیں کہ شاید کسی مصری کا پتہ پانی ہو جائے اور وہ اُسے نکال کر پال لے۔

وقت گزرتا گیا۔ بنی اسرائیل اور مصر کے دوسرے غلاموں کی آہیں عرشِ الٰہی کو ہلانے لگیں۔ آلِ عمران کی ایک پاکباز اور سمجھدار خاتون نے جس کا خاندان رعمسیس ثانی کی حتّی بیگم کی خدمت پر مامور تھا ایک پیارے بیٹے کو جنم دیا۔ کچھ عرصہ تک تو اس کی ماں نے اُسے چھپائے رکھا۔ جب کوئی چارہ کار نہ رہا تو جناب الٰہی میں مامتا کا چشمہ اُبل پڑا۔ جواب ملا۔ بلا خوف و خطر اس بچہ کو دریا میں بہا دے۔ اِس

ہم نے اپنی محبت ڈال دی ہے، یہ ضائع نہیں ہوگا۔ اس کی ماں نے اپنے خالق و مالک کی پیاری آواز کئی دفعہ سنی تھی۔ یقین کی دولت اس کے پاس تھی۔ اُس نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے بچے کو تابوت میں لٹا کر دریا میں بہا دیا۔ آلِ فرعون کے ایک فرد نے اس لعلِ بے بہا کو نیل کی لہروں سے اٹھکیلیاں کرتے ہوئے پایا۔ اس کا دل بھر آیا۔ بچے کو نکالا حتیٰ ملکہ کے سامنے پیش کر دیا۔ اس ملکہ کے ہاں اولاد نہیں تھی[1]۔ اتنا خوبصورت بچہ، رُخِ زیبا، الٰہی نور میں نہایا ہوا ملکہ کے سامنے تھا۔ اس کی فطرت جاگ اٹھی۔ اُس نے بچہ کو اپنے سینہ سے لگا لیا۔ نہیں یہ مارا نہیں جائے گا۔ رعمسیس کو بھی اس نے آمادہ کر لیا۔ اس ننھی جان کے خون سے ہاتھ رنگنے نہ دیا۔ اس کا نام موسیٰ رکھا گیا "ماد شیء" موسیٰ۔ پانی سے نکلی ہوئی چیز۔

اس دن سے موسیٰؑ کی پرورش شاہی خاندان میں ہونے لگی۔ ننھے میاں بھی ماں کی آغوش کو خوب پہچانتے تھے۔ آپ نے کسی دایہ کا پستان نہیں دبایا۔ میری ماں کو لاؤ اسی کا دودھ پیوں گا۔ فرعون کے گھر میں ایک نئی دایہ لائی گئی۔ یہ موسیٰؑ کی والدہ تھی۔ اب ننھے میاں نے غٹ غٹ شیرِ مادر پینا شروع کر دیا۔ یوں بچہ ماں کو واپس مل گیا۔ اس کی ماں حتیٰ شہزادے کے لے پالک کی دایہ مقرر ہو گئی۔ والدہ موسیٰ کی نیک صحبت اور الٰہی نور میں نہائے ہوئے بچے کو پالنے کی وجہ سے ملکہ بھی ایک پاکباز خاتون بن گئی۔ فرعون سے اس کی اَن بن رہتی کیونکہ وہ ظالم جابر تھا۔ اس کے تھپیڑ...

کمزور قوموں پر سوطِ عذاب برستا۔

یہ بچہ جب جوان ہوا تو فرعون، ہامان، قارون اور ملاءِ فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

فرعون:۔ آمون دیوتا کا مظہر، سرزمینِ مصر کا آمرِ مطلق خدا بن کر بیٹھ رہا تھا۔ لیبیا، نوبیا اور حبش اس کے زیرِ استبداد، کنعان، جنوبی شام اور فرات تک کے علاقے اس کے باجگزار تھے۔ قرآن حکیم کی رُو سے اس کی لاش محفوظ ہے۔ فراعنہ کی لاشیں قاہرہ کے عجائب خانہ میں رکھی ہیں۔ رعمسیس اور اس کے بیٹے مرنفتاح کی لاشیں بھی موجود ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو فرعونوں کا زمانہ پایا۔ مرنفتاح غرق ہونے والا فرعون ہے۔

ہامان:۔ مصر کا پاپائے اعظم تھا۔ مصری زبان میں "ھم" بڑے کاہن یا پیغمبر کو کہتے تھے۔ آمون ان کا خداوندِ اعلیٰ تھا۔ آمون کے بڑے کاہن کو ھم آمون یا ہامان کہا جاتا ہے یعنی پیغمبرِ آمون۔ عماراتِ مذہبی کا معمار، الہام تھا۔ فرعون کا معمارِ اعظم، سپاہِ آمون کا ڈائریکٹر، جنودِ آمون کا سپہ سالار۔ مصر میں فرعون کے بعد یہی شخصیت مقتدر تھی۔ میونخ (جرمنی) میں اس کا مجسمہ عجائب خانہ کی زینت ہے۔ مجسمہ پر مذکورہ القاب لکھے ہیں[1]۔

قارون:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا۔ اس کے پاس ایک ایسا علم تھا جس میں وہ منفرد تھا۔

۱۔ اس ملکہ کی اولاد کا کتباتِ مصر میں کوئی ذکر نہیں۔

1- Brugsch's Egypt under the Pharaos Vol. II P. 112-113

اس علم کی وجہ سے وہ بنی اسرائیل کی طرح مبغوض نہیں تھا۔ بلکہ فرعون کا مصاحب خاص تھا۔ دولت کے انبار اسی علم کی بدولت اس نے جمع کر رکھے تھے۔ اپنے ہی لوگوں کا خون چوسنا اس کے اقتدار کا راز اور دلچسپ شغلہ تھا۔ آپ حیران ہوں گے کہ کونسا علم تھا کہ جس کی بدولت وہ اتنا مقتدر اور مالدار بن گیا۔ دراصل وہ بہت بڑا منرالوجسٹ (Mineralogist) تھا۔ سونا نکالنے کے علم کا ماہر اس نے ایسے نقشے تیار کر رکھے تھے کہ چٹانوں کی تہوں میں جہاں جہاں سونا تھا۔ اس کی نشاندہی ان میں موجود تھی۔ ارض قارو نوبیا میں نہایت درجہ طلاخیز تھی۔[1] اس علاقہ کا وہ اجارہ دار تھا۔ بنی اسرائیل اور دوسرے غلاموں سے کام لیتا۔ برآمدہ سونے میں سے اسے حصہ ملتا۔ قارون اس کا خطاب تھا۔ قارو سونے کے علاقہ کا نام تھا۔ مصری زبان میں "ان" کے معنی ستون کے ہیں یعنی سرزمین قارو کا ستون"

فلنڈرز پیٹری نے اپنی تاریخ مصر میں "Plan of gold Mines" یعنی معدن الذہب کا نقشہ دیا ہے جو کہ فرعون کے زمانہ میں کسی ماہر نے بنایا تھا اور آثار مصر سے برآمد ہوا۔ (ص ۲۳)

آثار قدیمہ کے آئینہ جہاں نما میں آج سے کئی ہزار سال پہلے کے مٹے مٹے نقوش ہمارے سامنے ہیں۔ اس پس منظر میں قرآن حکیم کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید نے تاریخ کے یہ نقوش بعض جگہ نمایاں کر دیئے ہیں +

1- Breasted, A History of Egypt P. 331

ہر نقش مہر و ماہ بنا کر چلے گئے

(از جناب نسیم سیفی صاحب)

یارو! مسیح وقت تو آ کر چلے گئے
روحوں کی تشنگی کو بجھا کر چلے گئے

مدھم پڑا ہوا تھا ہر اک نقش معرفت
ہر نقش، مہر و ماہ بنا کر چلے گئے

پہنچا گئے صدائے صداقت کو عرش پر
پرچم حقیقتوں کے اڑا کر چلے گئے

کروٹ بدل سکے گا نہ اب روز حشر تک
باطل کو ایسی نیند سلا کر چلے گئے

نوع بشر کے حال پریشاں پہ کی نظر
اور کیا سے کیا بشر کو بنا کر چلے گئے

شعلہ بیاں یا تو تھے جسکے بیاں کی تاب
وہ راز سادگی سے بتا کر چلے گئے

روحوں کو دے کے بادۂ دو آتشہ کا شوق
کوثر کی آگ دل میں لگا کر چلے گئے

رندانِ میکدہ نے کہاں جا کے پی شراب
اس بزم سے تو آنکھ بچا کر چلے گئے

شبنم کو دے کے پھول کی شعلہ رخی نسیم
پانی میں ایک آگ لگا کر چلے گئے

حاصلِ مطالعہ

(۱)

(جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

معلّمِ انسانیت کے درس کا ایک ورق

صحیح مسلم (کتاب البرّ باب تحریم الظلم) میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صحابہ سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ مفلس کون ہے۔ لوگوں نے عرض کی ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ سامان۔ فرمایا میری اُمت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن کو نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی نیکیاں لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ اس پر اس کی سب نیکیاں اُن لوگوں کو دے دی جائیں گی لیکن چونکہ ابھی اس کے ذمہ لوگوں کا کچھ حساب باقی رہ گیا ہوگا اس لئے دوسروں کی تمام برائیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ کر اُسے جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔

"احتمالی" مجدّد

جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی سے کسی صاحب نے سوال کیا کہ "حضرت مجدّدِ وقت ہیں؟" مولوی صاحب نے جواب دیا " احتمال تو مجھ کو بھی ہے مگر اس سے زائد نہیں۔ جزم اوروں کو بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ ظن کے درجہ میں گنجائش ہے باقی قطعی یقین تو کسی مجدّد کا نہیں ہوا۔" ایک دوسرے صاحب کے اسی قسم کے سوال کے جواب میں کہا "چونکہ نفی کی بھی کوئی دلیل نہیں اس لئے اس کا احتمال مجھ کو بھی ہے مگر اس سے زائد جزم نہ کرنا چاہیئے محض ظن ہے اور یقینی تعین تو کسی مجدّد کا نہیں۔" (سیرت اشرف صفحہ ۴۲۴ شائع کردہ ادارہ نشر المعارف پہلیک ملتان شہر)

اس "احتمالی مجدّد" کے مقابل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت اعلان سُنیئے ؎

رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہماں مردم
کہ او مجدّدِ ایں دین و رہنما باشد
لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتحِ نمایاں بنامِ ما باشد

یعنی مجھے غیب سے یہ خوشخبری ملی ہے کہ مَیں وہی انسان ہوں جو اس دین کا مجدّد اور راہنما ہے۔ ہمارا جھنڈا ہر خوش قسمت انسان کی پناہ ہوگا اور کھُلی کھُلی فتح کا شہرہ ہمارے نام پر ہوگا۔

حضرت مولانا محمد قاسمؒ کے مسلک پر بریلوی تنقید

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحؒ نے "تحذیر الناس" میں تحریر فرمایا ہے :-

"بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ
محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (ص۲۸)

جب یہ عبارت علمائے دیوبند کے سامنے رکھی جاتی ہے تو اُن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ "بالفرض" کا لفظ بتاتا ہے کہ یہ محض مفروضہ ہے مگر ہمارا استدلال یہ ہے کہ حضرت مولانا اس مفروضہ کی بنیاد پر نتیجہ یہ اخذ فرماتے ہیں کہ "پھر بھی خاتمیتِ محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا" ثابت ہوا کہ حضرت مولانا کے نزدیک کسی نبی کا پیدا ہونا خاتمیتِ محمدیؐ کے منافی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ بریلوی مکتب فکر کا ترجمان "رضوان" (یکم فروری ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۴) ایک دیوبندی عالم کو جو کتاب "چراغ سنت" کے مصنف بھی ہیں مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"غور کیجئے بالفرض اگر نبی پیدا ہو تو حضورؐ
کی خاتمیت میں فرق آئے گا یا نہیں آئے گا
اگر آپ کہیں نہیں آئے گا تو یہ غلط ہے۔
کیوں اس لئے کہ :-
۱- اگر بالفرض مصنف "چراغ سنت"
کی دونوں آنکھیں نکال دی جائیں
تو پھر بھی ان کی بینائی میں کچھ فرق
نہیں آئے گا۔
۲- بالفرض اگر مصنف "چراغ سنت"
کے سر کو جسم سے جدا کر دیا جائے تو
پھر بھی ان کے زندہ رہنے میں
کوئی فرق نہیں آئے گا۔
۳- بالفرض اگر مصنف "چراغ سنت"
اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں
تو پھر بھی ان کے نکاح میں کچھ فرق
نہیں آئے گا۔
۴- بالفرض اگر مصنف "چراغ سنت"
زنا کر لیں تو پھر بھی ان کی پاکدامنی
میں کچھ فرق نہ آئے گا۔
تو جناب فرمائیے فرق آئے گا یا نہیں آئیگا
اور یہی مولوی قاسم کہتے ہیں کہ
"بالفرض حضورؐ کے بعد بھی کوئی نبی
پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدیہ میں کچھ
فرق نہیں آئے گا ....." ہم کہتے ہیں اور
ساری دنیا کے انسان کہتے ہیں کہ بالفرض
حضورؐ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیتِ
محمدیہ میں ضرور فرق آئے گا کیونکہ اس
صورت میں حضورؐ آخری نبی نہیں رہیں گے۔
اور مولوی قاسم کہتے ہیں بالفرض حضورؐ کے
بعد نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدیہ
میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔"

حقیقی اور معنوی صدر انجمن

ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۱۹۰۱ء میں

مولوی قاری شاہ محمد سلیمان پھلواری کی تقریر انتخابِ صدر کے تعلق میں :-

"حضرات! ہمارے جلسے کے حقیقی اور معنوی صدرِ انجمن حضور پُر نور خود بدولت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ... ... صاحبو! ہماری ظاہر بین آنکھوں کے سامنے سے حضور عالی جاہ کی ذات پاک پوشیدہ ہے اور ظاہری کاروبار ظاہری صدرِ انجمن کے وجود پر موقوف ہے۔ لہذا ایک شخص کو صدرِ انجمن قرار دینا ضروری ہے جو ہمارے حضور کی نیابت کر سکے۔ کون نہیں جانتا کہ ہمارے سرکار نے علماءِ دین کو اپنا وارث اور نائب قرار دیا ہے۔ لہذا ان میں سے جو برگزیدہ اور مقدس ہو اُن کو اس وقت کے جلسہ کے لئے صدر منتخب کر لینا چاہیئے۔" ("تذکرۂ اسلاف" (مؤلفہ جناب محمد بہاء الحق صاحب قاسمی) صفحہ ۱۱۰-۱۱۱)

علماء کرام اگر صدرِ جلسہ بن جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی و معنوی صدرِ انجمن ہونا قائم رہتا ہے مگر حضورؐ کے غلاموں میں سے کسی کو ظلّی، مجازی اور بروزی طور پر خلعتِ نبوت پہنائی جائے تو حضورؐ کا حقیقی نبی ہونا معرضِ خطر میں پڑ جاتا ہے؟ یا للعجب!

کاش علماء کرام اس طرف بنظرِ تعمق غور فرما کر سمجھ بوجھ سے کام لیں!!

شیخ الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کیلئے انگریزوں کے تین سرٹیفکیٹ

شیخ الکل مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کو انگریزی حکومت نے تین سرٹیفکیٹ دیئے تھے جن کی نقل اہلحدیث کے قدیم ترجمان "اشاعۃ السنہ" جلد ۲ عدد ۱ کے حوالہ سے درج ذیل کی جاتی ہے :-

۱- "مولوی نذیر حسین اور اُن کے پسر مولوی شریف حسین صاحب نے مسز لیسن کی میم کی غدر میں جان بچائی تھی ... خاندان کے معزز مردم ... اس وقت میں جان بچائی تھی ... ان کو دو سو روپیہ ایک مرتبہ اور چار سو روپیہ ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو روپیہ بعوض گر جانے مکانات کے ملا ہیں یہ خاندان قابل لحاظ اور مہربانی کے ہے۔" (دستخط ڈبلیو جی واٹر فیلڈ قائم مقام کمشنر دہلی)

۲- "میں نے بچشم خود دیکھا اور میم صاحبہ سے بھی سُنا۔ فی الحقیقت یہ سرٹیفکیٹ درست ہے اور اس میں یہ لکھا ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین نے ان کی جان دشمنوں سے بچائی۔" (دستخط میجر جی۔ اے اینگ صاحب بہادر سابق کمشنر دہلی ۱۶ر دسمبر ۱۸۸۱ء)

۳- "مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے رہنما (یا نامور) مولوی ہیں جنہوں نے مشکل وقتوں میں اپنی نمک حلالی گورنمنٹ

پر نابت کی ہے اب وہ فرض زیارت کعبہ کا ادا کرنے کو جاتے ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ جس کسی افسر برٹش گورنمنٹ کی وہ مدد چاہیں گے وہ ان کو مدد دیگا۔ کیونکہ وہ کامل طور سے اس مدد کے مستحق ہیں۔" (دستخط جی۔ ڈی ریلٹ بنگال سول سروس کمشنر دہلی ۱۰ اگست ۱۸۸۲ء)

"حق گوئی" اور "بے باکی"

انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ کے پہلے امیر مولوی احمد علی صاحب کی سوانح "مردِ مومن" کے نام سے فیروز سنز لمیٹڈ نے شائع کی ہے جس میں ان کو "قطب الاقطاب" امام الاولیاء، صدیق دوراں" وغیرہ القاب سے یاد کیا گیا ہے "مردِ مومن" میں آپ کی حق گوئی اور بے باکی کے اوصاف پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے :-

"انگریزوں کے عہد اور قیام پاکستان کے بعد مولانا کی ... حق گوئی اور بیباکی یکساں طور پر قائم رہی اس میں نہ حکومت کی تمیز تھی اور نہ جمہور کی۔ عامۃ المسلمین کی اخلاقی پستی، اُن کے تعیش کی طرف رجحان اور اسلامی قانون کی مخالفت کو بڑی بے باکی اور بے خوفی سے بیان فرماتے تھے۔ بداخلاقی اور فسق و فجور کے مرکزوں کو شمار کر کے بتاتے اور مسلمانوں کو غیرت دلاتے۔ اکثر درس میں فرماتے کہ" اسے اٹھارہ لاکھ لاہور یو! میں تمہارے درمیان چھیالیس برس سے رہتا ہوں اور قرآن سُناتا ہوں لیکن انسان کی صورت کو ترستا ہوں۔ تم سب کچھ ہو لیکن انسان نہیں ہو" (صفحہ ۱۳۲)

برطانوی مؤرخ ٹائن بی اور عیسائیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقریباً ساٹھ برس پیشتر فرمایا تھا ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

حضورؑ کی یہ عظیم الشان پیشگوئی کس طرح پوری ہو رہی ہے اس کا اندازہ دورِ حاضر کے مشہور برطانوی مؤرخ ٹائن بی کے مندرجہ ذیل نظریات سے بآسانی لگ سکتا ہے۔ ٹائن بی عیسائیت کی نسبت کہتا ہے کہ :-

"مسیحی کلیسا کے رہنماؤں ہی کو لے لیجئے انہوں نے ابتدائی دور سے زمانہ حال تک مختلف اوقات میں بانیٔ مذہب کے قریب قریب کامل انحراف میں بھی تامل نہ کیا مثلاً یہودیوں سے مذہبی پیشواؤں کا نظام نیز فریسیت؛ یونانیوں سے بُت پرستی اور شرک کو لے کر اپنا لیا۔ جو لوگ زیادہ تر حقوق پر قابض تھے ان کے لئے قانونی حمایت کا وتیرہ اختیار کر لیا اور یہ رومیوں کی میراث تھی ...... اس نوع کی خامیوں کے اسباب بیان

کیے جا سکتے ہیں لیکن عہد وکٹوریہ کے ایک بذلہ سنج دوست مذہبی پیشوا جیسے کے طنزیہ فقروں سے ان کے لئے جواز پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس مذہبی پیشوا سے جب پوچھا گیا کہ پادری اتنے احمق کیوں ہوتے ہیں؟ تو اس نے بے توقف جواب دیا تم ان سے اور کیا امید رکھ سکتے ہو ہمیں دنیاداروں ہی میں سے پادری منتخب کرنے پڑتے ہیں۔ مذہبی نظام فرشتوں پر نہیں بلکہ گناہگار انسانوں ہی پر مشتمل ہوتے ہیں ... معترض پھر اپنے اصل الزام کی طرف عود کرتا ہوا عہد وکٹوریہ کے مذہبی پیشوا کا طنز یوں رد کر سکتا ہے کہ بے شک پادری دنیاداروں ہی میں سے لئے جاتے ہیں لیکن بہترین آدمی منتخب کرنے کے بجائے بدترین لئے جاتے ہیں۔ سرجوش کے بجائے تلچھٹ پر قناعت کر لی جاتی ہے۔" (آرنلڈ جے ٹائن بی کی کتاب "A Study of History" سے تلخیص و ترجمہ شائع کردہ مجلس ترقی ادب لاہور)

(۲)

(جناب نذیر احمد صاحب خادم چک 184/7.R ضلع بہاولنگر)

کتاب "روح القرآن" مصنفہ مولوی فیروز الدین ساکن شہر گجرات شائع کردہ مولوی محمد معظم محمد اعظم تاجران کتب صدیقی سٹریٹ بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور طبع ثانی مطبوعہ یکم فروری ۱۹۴۸ء ص ۳۲۱ پر مرقوم ہے:۔

(۱) "ہم مسلمانوں کو درحقیقت عیسیٰ کی موت یا اٹھائے جانے کی بحث میں پڑنے اور کاوش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے ہماری ہدایت کا انحصار صرف قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری و پیروی پر ہے۔ ہماری ہدایت کے بارے میں عیسیٰؑ کا کوئی واسطہ دخل نہیں ہے۔ نہ ہی قرآن مجید میں درج ہے کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے لئے دنیا میں مکرر تشریف لائیں گے۔"

(۳)

(جناب قاضی نذر محمد صاحب چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

نشر الطیب فی ذکر الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی تھانوی ص ۲ پر مرقوم ہے:۔

"روایت:۔ حافظ ابوسعید نیشاپوریؒ ابی بکر بن ابی مریم سے اور انہوں نے سعید بن عمرو انصاری سے اور انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کعب الاحبار سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جب عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے۔ جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے سر

میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا
لباس زیب بر ہے۔ ان کو سخت حیرت
ہوئی کہ کچھ معلوم نہیں یہ کس نے کیا ہے۔ ان
کے والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کاہنانِ قریش
کے پاس لے گئے اور سارا واقعہ سنایا۔"

نوٹ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرخی کے چھینٹوں والے کشف پر اعتراض کرنے والے علماء کہا کرتے ہیں کہ وہ کاغذ کہاں سے آیا اور وہ سیاہی کہاں سے آئی تھی؟ اب وہ علماء بتائیں کہ تیل اور سرمہ کہاں سے آیا اور کس نے لگایا تھا؟

(۴)

(جناب شیخ فضل حق صاحب بستی۔)

انوار اولیاء (کامل) صفحہ مرتبہ سید انیس احمد جعفری ندوی شائع کردہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور میں لکھا ہے:۔

"جہاں سرہند شہر آباد ہے قدیم زمانے
میں یہاں جنگل تھا اور شیروں کا مسکن تھا۔
جب یہاں شہر آباد ہوا تو اسی نسبت سے
اس کا نام "شیر ہند" رکھا گیا جو آج کل
سرہند شریف کے نام سے مشہور ہے۔
یہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک
گاؤں برورس نامی مشہور ہے جہاں
کہ انبیاء علیہم السلام کی قبریں ہیں۔"

ضروری اعلانات

۱۔ الفرقان نصف قیمت پر!

محترم چوہدری نبی احمد صاحب کراچی کی اعانت برائے توسیع اشاعت رسالہ الفرقان کی بناء پر اعلان کیا جاتا ہے کہ نئے خریداروں سے صرف ایک سال کے لئے قیمت بجائے چھ روپے کے تین روپے پیشگی وصول ہوگی بشرطیکہ:۔

(۱) رسالہ کسی طالب علم کے نام جاری کرایا جائے۔

(۲) رسالہ کسی غیر احمدی دوست کے نام جاری کرایا جائے

یا (۳) رسالہ کسی ایسے نادار احمدی کے نام جاری ہو جو پورا چندہ نہ دے سکے۔

یہ رعایت محدود تعداد کے لئے ہے زیادہ سے زیادہ ۳۰ راپریل ۱۹۶۵ء تک آنیوالی رقوم پر ایسے رسالے جاری ہو سکیں گے۔ جلد توجہ فرمائیں!

۲۔ اعانت خاص کی تحریک

محترم سردار بشیر احمد صاحب ایگزیکیٹو انجینئر الفرقان کے خاص معاونین میں سے ہیں انہوں نے مبلغ بیس روپے بھیجکر تحریک فرمائی ہے کہ جو دوست دس سالہ تحریک میں شامل ہیں جن کے نام ہر ماہ دعا کے لئے شائع ہوتے ہیں انہیں چاہیئے کہ الفرقان کی توسیع اشاعت کیلئے خاص اعانت فرماتے رہیں۔ الفرقان وہ تبلیغی مجلہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر محاذ پر کام کر رہا ہے اور اسے کسی انجمن یا ادارہ سے کوئی گرانٹ نہیں ملتی۔ محض احباب کے تعاون سے یہ رسالہ چل رہا ہے احباب کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو غیر از جماعت احباب کے نام جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔

اسلام میں زندگی کا تصوّر!

مِنہ دل در تنعّمہائے دُنیا گر خدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را (المسیح الموعودؑ)

(جناب مولوی یوسف سلیم صاحب شاہد جامعہ احمدیہ)

ازمنۂ قدیم سے اِس وقت تک جس قدر مذاہب دنیا میں ظہور پذیر ہوئے یا جتنے نظریئے انسانی زندگی کے متعلق مختلف افراد نے مختلف اوقات میں قائم کئے ان سب کی بنیاد کسی نہ کسی **روشن یا تاریک** تصور پر رکھی گئی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دنیا ایک **عشرت کدہ** ہے اور انسان کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں کہ وہ دنیا میں ہر قسم کی لذّات سے بہرہ اندوز ہو۔ "کھاؤ، پیو اور خوش رہو" کا مقولہ ایسے ہی افراد کی عیاش طبیعت اور مادہ پرستانہ ذہنیت کا نتیجہ ہے۔

ایپکیورس (EPICURUS) مشہور یونانی فلاسفر مصنّف اسی نظریۂ عیش پسندی کا قائل تھا۔ اس کے نزدیک انسانی زندگی کا صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے حصولِ لذّت۔ وہ دنیا کو ایک لذّت کدہ سمجھتا اور کامیاب زندگی کی نشانی یہ خیال کرتا ہے کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ سامان ہائے عیش و عشرت فراہم ہوں، دنیاوی لذتوں کی فراوانی ہو۔ ذہنی انبساط اور قلبی مسرتوں سے بہرہ اندوز ہونے کے مواقع میسر ہوں۔ غرض اس کے نزدیک انسانی زندگی کا اوّل تا آخر مقصد عیش و عشرت ہے اور بس۔

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا صفحہ ۶۴۸، صفحہ ۶۴۹ میں ایپکیورس کا نظریۂ عیش پسندی جن الفاظ میں بیان ہوا ہے ان کا ترجمہ یہ ہے:-

"ہمارے نزدیک مبارک یا کامیاب زندگی کی اوّل تا آخر نشانی خوشی یا انبساط ہی ہے۔ کیونکہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ خوشی یا انبساط ہر خوشی کی ابتدا اور اس کا قدرتی نتیجہ ہے اور ہم اپنی پسند یا ناپسند کی ابتدا یہیں سے کرتے ہیں اور اسی چیز کو ہم اپنی زندگی کا منتہائے مقصود ٹھہراتے ہیں۔ جذبات کی تسکین ہی وہ معیار ہے جس سے ہم ہر ایک نیکی یا خوبی کی تمیز کرتے ہیں۔ حُسن، نیکی یا خوبی وغیرہ کی قدر صرف اسی صورت میں متصور ہو سکتی ہے کہ یہ چیزیں کہاں تک وجہِ انبساط بن سکتی ہیں۔ اگر نہیں

تو پھر ہمیں ان کو خیر باد کہہ دینا چاہیئے"

دوسری طرف ہندو مہاتماؤں کے نزدیک یہ دنیا عشرت کدہ نہیں بلکہ غموں اور دُکھوں کا گھر ہے۔ کاروبارِ دنیا، ہنگامۂ روز و شب اور دنیا وی دُکھ سکھ کو چھوڑ کر سنیاس حاصل کرنا اور اس طرح صرف بھگوان کی یاد میں محو ہو کر رہ جانا ہی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ جین مت کے بانی کی نگاہ میں تو یہ دنیا آگ کا ایک کھولتا ہوا سمندر ہے جس سے کنارہ کشی ہی بہتر ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات کی رُو سے یہ دنیا دُکھوں اور غموں کی مختلف حداقتوں سے عبارت ہے جس کی کُنہ کو معلوم کرنے اور دُکھوں اور غموں سے نجات حاصل کرنے کے لئے گیان و دھیان کی پُر پیچ وخم وادیوں سے گزرنا ضروری ہے۔ عیسائی راہبوں کے نزدیک بھی دنیا سے کنارہ کش ہو جانے میں اصل زندگی کا راز مضمر تھا۔

دراصل انسانی زندگی کے متعلق یہ متضاد تصورات اور انتہا پسندانہ نظریات افراط و تفریط کے آئینہ دار ہیں۔ ایک طرف تو لوگ اس دنیائے رنگ و بو کی دلفریبیوں اور رنگینیوں سے اس قدر متأثر اور مادی لذتوں میں اسقدر محو ہو گئے کہ عیش و عشرت ہی کو زندگی کا مقصد ٹھہرا لیا، اہلِ مغرب کا غالب حصہ متذکرہ بالا ایپکیورین نظریۂ زندگی کا حامل و ہمنوا ہے۔ مذہبی قیود کو نظر انداز کرتے ہوئے مادہ پرستی اور عیش پسندی ہی شعارِ زندگی بن چکی ہے۔ دوسری طرف خداداد نعمتوں سے کنارہ کش ہو کر اور راہبانہ زندگی اختیار کر کے نفس کُشی کی راہ اپنا لی گئی۔ انسانی زندگی سے متعلق یہ غلط تصورات اور یہ بھیانک نظریات انسانی معاشرہ کی اخلاقی اقدار کی نشوونما اور ان کی ترقی و بقاء کی راہ میں سنگِ گراں کا حکم رکھتے ہیں۔

اس کے بالمقابل اسلام نے حیاتِ انسانی کا جو تصور پیش کیا ہے وہ حقائق سے بھرپور، فطرت شناسی کا آئینہ دار بلکہ دین و دنیا میں حقیقی توازن اور حسین امتزاج کا ایک دلکش مجموعہ ہے۔ اسلام نے مادہ پرستی، عیش پسندی اور حصولِ لذت کی جاہلانہ ذہنیت اور رہبانیت اور نفس کُشی کی تاریک روش کے مقابلہ میں انسانی زندگی کیلئے ایک ایسا وسطی اور حکیمانہ رستہ تجویز کیا ہے جو انسانی صلاحیتوں کے بروئے کار لانے اور اخلاقی و روحانی اقدار کے پنپنے کے لئے سازگار فضا پیدا کرتا ہے۔

خالقِ کائنات نے اشیائے عالم کو انسانوں کیلئے مسخر کیا اور اُن سے حسبِ استطاعت اور ضرورت فائدہ اُٹھانے پر قدرت بخشی اور فرمایا تم اس دنیا کے مادی سامانوں کو حسبِ منشاء تصرف میں لاؤ، پھلو اور پھُولو اور خوشیوں اور مسرتوں سے ہمکنار رہو لیکن بایں شرط کہ اس دنیا کی رنگینیوں اور لذتوں کو اپنا معبود و مسجود نہ بنا لو بلکہ ان چیزوں کو اللہ کا قرب حاصل کرنے اور اُخروی نجات کا ذریعہ بناؤ، الٰہی نعمتوں کی قدردانی کرو اور ہر وقت سجدۂ شکر بجا لاتے رہو۔ قرآن کریم فرماتا ہے :-

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا
لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ٥

(بقرہ : ۱۷۳)

ترجمہ۔ اے ایماندارو! تم پاکیزہ چیزوں
کو حسب منشاء کھاؤ پیو اور (اسکے
بدلہ میں) اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے
رہو اور اس کے دربار پر سر نیاز خم رکھو۔
اس کے فضل اور کرم کے طلبگار رہو،
تا تم اس قدردانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ
کی نعمتوں کے زیادہ سے زیادہ وارث
بنتے چلے جاؤ۔

دوسری جگہ فرمایا:۔

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا
كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ
رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا
حَقَّ رِعَايَتِهَا (الحدید: ۲۸)

ترجمہ۔ رہبانیت جس کو (عیسائیوں نے)
ایجاد کیا ہم نے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔
انہوں نے خدا کی خوشنودی حاصل
کرنے کے لئے خود ہی ایجاد کر لیا تھا۔
لیکن اس کو بھی جیسا کہ نبھانا چاہیئے تھا
نہ نبھا سکے۔

ایسی غیر فطری اور ناقابل برداشت عبادتیں اور نفس کش ریاضتیں بھلا کب زمانہ کا ساتھ دے سکتی ہیں مگر اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس کے جملہ احکام فطرت انسانی کے مطابق و مناسب حال ہیں۔ ان کی بجا آوری کے لئے جان جوکھوں میں ڈالنے کی ضرورت نہیں بلکہ بڑے سیدھے سادے اصول ہیں۔ خدا تعالیٰ کا قرب دنیا کو چھوڑ کر جنگلوں کی خاک چھاننے اور بدن کو بلاوجہ مبتلائے آلام رکھنے سے نہیں بلکہ دست در کار دل با یار کے نتیجہ میں ملتا ہے۔ اسلام نے اسی لئے "لا رهبانية في الاسلام" کا اعلان کر کے اس ظالمانہ روش کی تردید فرمائی اور "الدنيا مزرعة الآخرة" کہہ کر دین و دنیا کو لازم و ملزوم قرار دیا۔

انسان کے دنیا میں آنے کا مقصد قرآن حمید میں اللہ تعالیٰ نے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذٰریٰت: ۵۷) کے پیارے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے انسان کو اپنی عبادت کے لئے چاہا ہے اور اپنی عبادت اور غلامی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کی پیدائش کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں کہ وہ میری عبادت میں لگ جائے اور میری غلامی کا جوا اپنی گردن پر اٹھا لے اور عبودیت کا جامہ پہن کر میرے تمام احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر دے اور اس میں اتنی ترقی کرتا چلا جائے یہاں تک کہ ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ میں اسے کہہ دوں فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي (اے ہوا و ہوس سے مجتنب رہنے اور خداداد قویٰ، قابلیتوں اور طاقتوں کو برموقعہ اور برمحل استعمال کرنے والے! تو فائز المرام ہے) پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اسلام ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے کہ کائنات عالم کی ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ یہ زمین، یہ پہاڑ، یہ پھل پھول، یہ سونا چاندی اور یہ زر و جواہر غرض دنیا کی ہر چھوٹی اور بڑی چیز انسان کے فائدہ کے لئے ہے۔

ان کو تصرف میں لانے کا اُسے اختیار بخشا گیا ہے اور ساتھ ہی اُسے اس بات کا پابند کردیا ہے کہ دنیا کی ہر قسم کی چیزوں کا استعمال جائز ہو، ناجائز نہ ہو، تقویٰ اللہ مدنظر ہو حصولِ لذت، ہوس پرستی اور صرف نفسانی جذبات کی تسکین کے لئے نہ ہو۔ پس اسلام نے اس دنیوی زندگی کو نہ تو محض عیش و عشرت کی جگہ اور نہ دکھ درد کے مقام سے تعبیر کیا ہے بلکہ اس کو آخرت کی کھیتی کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ ہر انسان اپنے حالات کے مطابق اپنے نفسِ وحشی و جفاکیش کو رام کرکے اور دنیوی لہو و لعب سے دامن بچاکے صالح جد و جہد اور قوائے عملیہ کو استعمال کرکے فضلِ باری تعالیٰ کا سہارا لیکر اس کھیتی سے حسب منشاء فوائد حاصل کرسکتا ہے۔

اسلام اس بات کو سخت ناپسند فرماتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کو لہو و لعب اور عیش و عشرت کی نذر کردے یا دنیوی سامانوں سے منہ موڑ کر مادی اسباب کو ترک کرکے، دھیان وگیان اور مراقبوں کے چکر میں سرگرداں رہ کر قوائے عملیہ کو مفلوج بنادے۔ اسلامی تصورِ حیات تو اس مقولہ کا مصداق ہے "در جہاں باش و از جہاں بیگانہ باش" کہ انسان جہاں اس دنیا میں زندگی بسر کرے اپنی خداداد قوتوں اور صلاحیتوں سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء سے مقدور بھر فائدہ اٹھائے۔ دنیوی زندگی میں پیش آنے والی مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرے وہاں اس بات کا بھی خیال رکھے کہ کہیں اس دنیا کی رنگینیوں، سحرکاریوں اور مادی کششوں کے جال میں پھنس نہ جائے اور ہوا و ہوس کا بندہ بنکر نہ رہ جائے۔ دنیا سے بیگانگی اختیار کرنے کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ دنیا کو بالکل دل سے ہی اتار دے بلکہ کہنے کا موقعہ یہ ہے کہ دنیا کا جو حصہ اختیار کرے وہ اشد مجبوری اور ایسی ضرورت کی بناء پر ہو جس کے بغیر زندگی قائم نہ رہ سکے۔ پس دنیا کو مخدوم نہیں بلکہ خادم، آقا نہیں بلکہ چاکر کی حیثیت دینی چاہیئے۔ دنیاوی فوائد اور آسائش و آرام کے سامانوں کو خدا شناسی اور خدارسی کا ذریعہ بنانا چاہیئے نہ کہ نفس کی فربہی اور تنعم پسندی کا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر جس کا دوسرا مصرعہ الہامی ہے اسی مضمون کا غماز ہے ؎

"مِنہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی
کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را"

(تذکرہ ص۱۷۱)

یعنی اگر تم خدا کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو دنیا کی آسائشوں سے دل مت لگاؤ کیونکہ میرا محبوب آسائش سے دُور رہنے والوں کو پسند کرتا اور دوست رکھتا ہے۔

حضرت اقدسؑ کا ایک اور الہام بھی اسی مفہوم کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؑ کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:-

"کن فی الدنیا کانك غریبٌ
او عابر سبیل و کن من
الصالحین والصدّیقین"

(تذکرہ ص۱۵)

یعنی اے انسان! تُو دنیا میں ایسے طور پر زندگی بسر کر کہ گویا تو ایک غریب الوطن یا راہرو ہے اور اس

مستعار زندگی میں صالحین اور صدیقین کے زمرۂ باصفا میں داخل ہونے کی کوشش کرتا رہے یہی انسانی زندگی کا اصل مقصود و مطلوب ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ حضور اُس وقت قمیص اُتارے چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چٹائی کے موٹے موٹے نشان آپؐ کی پشت مبارک پر نقش تھے۔ حضرت عمرؓ یہ دیکھ کر رو پڑے۔ رحمۃ للعالمین نے فرمایا عمر! تم کیوں روتے ہو؟ عرض کیا آپ کی تکلیف کو دیکھ کر رونا آگیا۔ قیصر و کسریٰ جو کافر ہیں وہ تو آرام و آسائش کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ ان تکالیف میں زندگی گزار رہے ہیں۔ فرمایا اے عمر! میرا اس دنیا سے کیا کام؟ میری مثال اُس سوار کی سی ہے جو گرمی کی شدت کے وقت ایک اونٹنی پر سوار جا رہا ہو۔ دوپہر کی تمازتِ آفتاب نے سخت تکلیف دی تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم بھر سستانے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا ہو اور چند منٹ آرام کرنے کے بعد اسی گرمی کی حالت میں اپنی راہ لی ہو۔

بس یہی وہ تصور ہے جو انسانی زندگی کے متعلق اسلام پیش کرتا ہے۔ یہی وہ خاکہ ہے جس میں انسان اپنے نورِ ایمان اور عملِ صالح سے رنگ بھرتا ہے۔ یہی وہ اعتدال کی راہ ہے جس پر چل کر انسان دنیا میں سرفراز اور آخرت میں سرخرو ہوتا ہے اور یہی وہ کامیاب زندگی ہے جو انسان کو بہیمانہ حالت اور نفس کشی کی لعنت سے نکال کر انسانی معراج تک پہنچاتی اور خالق ارض و سماء سے رشتہ استوار کراتی ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

آپ کی فوری توجہ کے لئے

الفرقان کا آئندہ شمارہ "فرقِ لاہور نمبر" ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ غیر مبایعین سے **اختلافی مسائل** کے سلسلہ میں یہ خاص نمبر ٹھوس اور تحقیقی مقالات پر مشتمل ہوگا۔ غیر مبایع دوستوں تک اس نمبر کا پہنچانا نہایت ضروری ہے اور خود ہمارے احباب اور ان کے بچوں کے لئے بھی اس کا مطالعہ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید ثابت ہوگا۔

جو دوست اس نمبر کے لئے کوئی مقالہ وغیرہ بھیجنا چاہیں وہ ۱۸ اپریل تک ضرور پہنچا دیں۔ جو دوست اس نمبر کے زائد پرچے خریدنا چاہیں وہ بھی زیادہ سے زیادہ ۲۵ اپریل تک اطلاع فرما دیں۔ جو دوست اپنی طرف سے غیر مبایعین کے نام بغرض تبلیغ و ثواب یہ نمبر بھجوانا چاہیں وہ بھی جلد رقوم بھجوا کر ممنون فرماویں اور تعداد سے مطلع فرمادیں۔

رسالہ کا حجم اسّی صفحات ہوگا اور قیمت بارہ آنے مقرر ہے۔!

(مینجر الفرقان۔ ربوہ)

میرے تبلیغی سفروں کے مختصر حالات

(۲)

(جناب قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح)

(۴) ۱۹۳۶ء میں یہ عاجز شہر ٹاٹا نگر سے سائیکل پر روانہ ہوا۔ ۵۰ میل سفر کے بعد موسابنی مائنز کے احمدی احباب کے پاس پہنچا تھا جو تانبا و پیتل کے کارخانہ میں ملازم تھے اور موضع کیرنگ ضلع پوری کے باشندے تھے۔ جب یہ عاجز ۲۵ میل سفر کے بعد موضع کالکاپور کے قریب پہنچا تو ایک عجیب ماجرا گزرا۔ شدّتِ پیاس سے میں سستانے کو اُترا اور سائیکل کو ایک درخت کے ساتھ کھڑا کیا کہ اتنے میں تین دیہاتی (ایک لڑکا دو عورتیں) سنتھال قوم کے کھیتوں میں سے ایک بھینسا گاڑی لئے سڑک پر آئے اور میرے لمبے چوڑے سائیکل کو دیکھ کر ڈر گئے۔ انہوں نے خیال کیا کہ کوئی کابلی پٹھان ہے یہ ہم کو مار دیگا۔ (قبل ازیں وہاں کوئی ایسا حادثہ ہو چکا تھا) وہ اپنی گاڑی کو چھوڑ کر بھاگ پڑے۔ میں ان کو بلاتا اور سمجھاتا کہ میں تم کو کچھ نہیں کہونگا مگر وہ قریباً ½ میل دوڑتے دوڑتے اپنے گاؤں کالکاپور جا پہنچے اور لوگوں کو خبر کی۔ گاؤں سے قریباً ۲۰ آدمی لاٹھیاں کلہاڑیاں لے کر دوڑ پڑے۔ میں نے جب دُور سے دیکھا تو خیال کیا کہ یہ ضرور مجھ پر حملہ آور ہوں گے۔ وہ میری زبان نہ سمجھیں گے اور نہ میں ان کی سمجھوں گا۔ پریشان ہو کر بہت دعا کی۔ اتنے میں اس گاؤں کا مسلمان چوکیدار سائیکل پر چڑھ کر میرے پاس آ پہنچا اور اس نے میرا حال پوچھا اور سائیکل دیکھا اور مطمئن ہو گیا۔ مگر اُس نے بھی خطرہ ظاہر کیا۔ میں پھر دعا میں لگ گیا کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ نے اس ضلع کے ڈی سی صاحب کو موٹر میں میرے پاس پہنچا دیا۔ ڈی سی صاحب موسابنی مائنز سے ہی آ رہے تھے۔ اُس گروہ کے ساتھ ساتھ ہی وہ بھی آ گئے اور موٹر روک کر مجھ سے بات چیت کی۔ میں نے اپنے نام کا انگریزی کارڈ ان کو دیا اور زبانی بھی بات کی کہ میں تو احمدیہ موومنٹ کا رضا کار مشنری ہوں اور سائیکل ٹورسٹ ہوں۔ موسابنی میں اپنے احمدی مزدور بھائیوں کے پاس جاؤں گا۔ وہ مطمئن ہو گئے۔ چنانچہ ڈی سی صاحب نے اُس چوکیدار اور گروہ کو سمجھا دیا اور میرے متعلق چوکیدار کو حکم دیا کہ ان کو گاؤں میں لے جاؤ اور جب موٹر لاری آئے تو ڈرائیور کو میرا حکم سُنا کر موسابنی کے لئے مع سائیکل سوار کرا دو۔ چنانچہ ان لوگوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی اور میرا جلوس بنا لیا۔ گاتا گاتے گاؤں کو سب چل پڑے۔ گاؤں میں پہنچ کر مجھے دودھ چائے پلائی۔ اتنے میں لاری بھی آ گئی۔ لاری کو روک کر چوکیدار نے آرڈر سُنایا اور میں نے سائیکل اور سامان کو لاری پر رکھا اور سوار ہو کر عشاء کے وقت ۵۰ میل جنگل کا اور پہاڑی سفر بغیر کرایہ طے کر کے موسابنی میں احمدی احباب کے پاس پہنچ گیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ پھر موسابنی اور نواحی دیہات میں خوب تبلیغ کی +

(باقی)

یہ کتب مقدّسہ!

(جناب مولوی عبد الباسط صاحب فاضل مربّی سلسلہ احمدیہ)

قرآن مجید ایک مکمل اور محفوظ الہامی صحیفہ ہے جس کی صحت اندرونی و بیرونی ہر قسم کی شہادتوں سے ثابت ہوتی ہے اور نقلی و عقلی ہر قسم کے اعتراضات سے محفوظ اور ارفع و اعلیٰ شان کا مالک ہے جس کا اپنوں اور غیر متعصب بیگانوں کو بھی اعتراف ہے۔

عیسائی صاحبان بائیبل کو الہامی کتاب تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کے لئے اندرونی و بیرونی شہادتیں میسّر نہیں ہیں بلکہ اس کے برعکس محقق عیسائی فضلاء تک اس کی الہامی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے۔

مسیحی اشاعت خانہ ۳۶۔ فیروز پور روڈ لاہور سے ایک کتاب "ہماری کتب مقدسہ" کے نام سے شائع ہوئی ہے جس کے مصنّف شہرہ آفاق عیسائی فاضل پادری جے۔ ڈی نیلی ایم۔ اے سابق فیلو کرائسٹس کالج کیمبرج ہیں۔ اس کتاب کا تعارف اِن الفاظ میں کرایا گیا ہے:۔

"یہ کتاب انٹر ورسٹی فیلوشپ لندن کی زیرِ ہدایت اور زیرِ نگرانی تیار ہوئی انگلستان، امریکہ اور بعض دوسرے ممالک کی سیمنریوں اور تھیولاجیکل کالجوں کے چھبیس فاضل علماء نے مل کر اس کی تصنیف و تالیف و تدوین کی اور انگریزی میں The New Bible Hand Book کا نام دیا۔ کتب مقدسہ سے متعلق تمام مسائل اور اُن کی جزئیات پر سیر حاصل بحث کی۔ انہیں فلسفہ، منطق اور سائنس کی کسوٹی پر پرکھا۔ تاریخی واقعات کو محکمہ آثارِ قدیمہ کی روشنی میں غور سے دیکھا۔ کتاب مقدس کے متن، فہرست مسلّمہ معجزات و الہام اور مکاشفہ کی حقیقت کو نہایت عمدگی اور خوبی سے واضح کیا۔ ماڈرن ازم کے ڈھول کے پول کھول دیئے۔ اس میں بائیبل کے مخالفین کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دیا ہے لہٰذا مسیحیوں کے لئے یہ کتاب از حد مفید ہے۔"

اِس شاندار تعارف کے بعد جب "چھبیس فاضل علماء" کی تحقیق اور کاوش کو دیکھا جائے تو وہاں بائیبل پر ہونیوالے اعتراضات کو نہ صرف تسلیم کیا گیا ہے بلکہ مزید اعتراضات کا مورد و نشانہ بنا دیا گیا ہے۔ بائیبل میں سے ابتدائی پانچ کتابوں کے متعلق عیسائی صاحبان بڑے زور دار الفاظ میں الہامی ہونے کا دعویٰ کیا کرتے ہیں بلکہ انہیں پانچ ابتدائی

کتابوں کو باقی تمام صحیفوں کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے لیکن مذکورہ بالا کتاب کے فاضل مؤلفین نے انہیں نہ صرف یہ کہ غیر الہامی تسلیم کیا ہے بلکہ ان کو قدیم دستاویزات کا ترجمہ اور ترتیب قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"پیدائش کی کتاب کے بارے میں یہ کہنا موزوں ہوگا کہ موسیٰ نے اسے مرتب اور مؤلف کیا۔ دوسرے مصنفین کی طرح اس نے بھی قدیم دستاویزوں سے استفادہ کیا جن میں لکھے ہوئے واقعات ہمعصر اشخاص کا نتیجۂ فکر تھے۔ انہوں نے اپنی اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سُنا تھا۔ علاوہ ازیں بعض واقعات کے لئے اس نے صرف مترجم کا حق ادا کیا اور قدیم کتابوں کو اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے زیادہ آسان اور سلیس زبان میں لکھ دیا۔" (ص۱۳۴)

مزید لکھا ہے کہ:۔

"ادبی مشکلات کا خیال رکھتے ہوئے یہ امر قابلِ غور ہے کہ شاید موسیٰ نے انہیں دوسری زبانوں سے ترجمہ کیا تھا۔" (ص۱۳۴)

گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترجمہ کیا تھا اور اس ترجمہ میں بھی ادبی مشکلات اتنی زیادہ ہیں کہ انہیں حل نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح لکھا ہے:۔

"کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ توریت میں مختلف اسالیب تحریر دیکھنے میں آتے ہیں لیکن اس پیچیدگی کو سلجھانے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ پیدائش کی کتاب کے لئے موسیٰ نے مختلف مصنفین کی قدیم دستاویزیں استعمال کی تھیں۔" (ص۱۴۰)

گویا یہ مختلف اسالیب کی پیچیدگیوں والی تحریرات حضرت موسیٰ علیہ السلام کا الہام نہیں ہیں بلکہ بعض قدیم دستاویزات کا ترجمہ ہیں جن کا وجود بجائے خود مشکوک اور قابلِ اعتراض ہے۔

بائیبل میں اعداد و شمار کا باہم ایک دوسرے سے مخالف و متضاد ہونا اور بے جا مبالغہ آمیزی ایک واضح حقیقت ہے۔ اس کے متعلق فاضل محققین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ:۔

"سلاطین کی کتاب کے متعلق ہم کہنا چاہتے ہیں کہ اس کے اعداد و شمار دوسری صدی تک پہنچنے کے دوران میں کسی غلطی کا شکار ہو گئے لہذا بعض اوقات ان کے معنی صاف ظاہر نہیں ہوتے۔ وہ شہادتیں جو دوسرے مآخذ سے حاصل کی گئی ہیں غیر مکمل اور جزوی معلوم ہوتی ہیں۔ الغرض یہ امر ناگزیر ہے کہ واقعات کے سن و سال جنہیں بیشتر ازیں درست اور صحیح خیال کیا گیا تھا ان کی نظرِ ثانی کی جائے۔"

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیبل میں بیان کردہ

اعداد و شمار جن پر کسی واقعہ کی صحت کا مدار ہوتا ہے پہلے ہی انسانی دست بُرد کا شکار ہو کر غلط ہو چکے ہیں اور اب مزید انسانی کوششوں کے محتاج ہیں کہ اپنے اندازوں اور اٹکلوں سے انہیں درست کر دیا جائے۔

یہی ابتدائی پانچ کتابیں ہیں جن کو الہامی ثابت کرنے کے لئے عیسائی دنیا سارا زورِ بیان اور دوسرے تمام ذرائع استعمال کرتی ہے ان میں سے "استثناء" کے متعلق "ہماری کتب مقدسہ" کے فاضل محققین کی حسبِ ذیل تحقیق واقعی قابلِ داد ہے۔ صاف لکھا ہے کہ:-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ آخری (۳۴) باب کسی اور شخص کی تصنیف ہے۔" (ص۱۹۷)

مختلف کتب کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

(الف) "ہمارے پاس کوئی بیرونی اور اندرونی شہادت موجود نہیں جس سے یہ پتہ چل سکے کہ آستر کی کتاب کا مصنف کون تھا اور نہ ہی اس کے سنِ تصنیف کا کوئی اشارہ ملتا ہے۔" (ص۲۰۳)

(ب) ایوب کی کتاب کے متعلق لکھا ہے:-

"لوتھر اور ڈیلیس نے استدلال کیا ہے کہ ایوب کی کتاب سلیمان یا اُن کے کسی ہمعصر کی کتاب ہے۔" (ص۲۰۶)

(ج) زبور کے متعلق لکھا ہے:-

"دو تہائی زبوروں کے شروع میں ان کے مصنفوں کے نام درج ہیں۔ جیسا کہ ہفتادی ترجمہ میں لکھا ہے۔" (ص۲۱۰)

(د) اسی طرح امثال کے متعلق بھی یہ تحقیق بیان کی گئی ہے:-

"—— کچھ بھی ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ امثال کا بیشتر حصہ درست طور پر سلیمان کے نام سے منسوب ہے۔"

(ص۲۱۸)

(ھ) واعظ نامی کتاب کے متعلق لکھا ہے:-

"..... تمہیدی حصے میں مصنف سلیمان کی زبان سے کلام کرتا ہے جس کا اگرچہ نام تو نہیں آیا لیکن اس سے صاف صاف واضح ہو جاتا ہے لیکن زیادہ پڑتال کرنے سے شک پیدا ہوتا ہے کہ کیا سلیمان اس تمام کتاب کی تصنیف کا دعویٰ کرتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے آغاز میں سلیمان کے نقطۂ نظر کو پیش کیا گیا ہے تاکہ اس کے آئندہ حصہ کی تمہید ہو۔"

(ص۲۲۳)

(و) یوایل کی کتاب کے متعلق لکھا ہے:-

"یوایل کے متعلق ہم اتنا ہی جانتے ہیں جتنا کہ پہلی آیت میں بتلایا گیا ہے فتوایل کا بیٹا تھا..... اس کتاب کے سنِ تصنیف کے لئے کوئی اشارہ نہیں ملتا۔" (ص۲۶۱)

(ز) یوناہ نامی کتاب کے متعلق لکھا ہے:-

"..... اگرچہ کتاب میں اس قسم کا کوئی
اشارہ نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ یوناہ
اس کا مصنف ہے لیکن کتاب کے عنوان
اور مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ یوناہ ہی
اس کا مصنف ہے۔ بعض بڑے یقین
سے اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ یوناہ
اس کا مصنف نہیں تھا" (ص۲۶۵)

(ح) ناحوم کے متعلق لکھا ہے:۔

"ناحوم کے متعلق ہمیں صرف اتنا
معلوم ہے کہ وہ "القوشی" تھا (۱:۱)
ہم یہ نہیں جانتے کہ القوش کہاں واقع
تھا" (ص۲۷۰)

(ط) حجی کے متعلق لکھا ہے:۔

"حجی کے نام کے سوا (یہود اکی عید)
اس کی ذاتی تاریخ کے متعلق ہمیں کچھ
معلوم نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ
وہ بابل میں پیدا ہوا"

نئے عہد نامہ یعنی انجیل کے متعلق بھی اسی قسم کے ریمارکس دیئے گئے ہیں۔ اس تمام "تحقیقات" سے یہی پتہ چلتا ہے کہ ان مختلف کتابوں کے لکھنے والے ان کا زمانہ اور دوسرے تاریخی حالات قطعی غیر یقینی ہیں۔ اسی طرح جن [illegible] پہنچتی ہیں وہ بھی قرآن مجید کے اس دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ کتابیں ہر زمانے میں انسانی دست برد کا شکار رہی ہیں اور ان کو الہامی قرار دینے کیلئے کوئی اندرونی یا بیرونی شہادت نہیں ہے +

فطرت کی آواز

(محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نکہت)

غیر احمدی حضرات کا یہ حال ہے کہ خواہ مخواہ اپنے پاس سے عجیب و غریب عقیدے گھڑ کر احمدیوں کی طرف منسوب کرتے ہیں چنانچہ یہاں پر ایک صاحب ہیں نمازی اور پرہیزگار ذیر ایک دیوبندی پیر کے مرید ہیں میں نے انہیں سعید روح جان کر ایک دو خصوصی ٹریکٹ اور دو رسالے الفرقان بھیجے تھے اتفاق کی بات کہ انہیں لٹریچر وصول ہونے سے قبل اسی رات کو خواب میں پتہ چلا کہ یہاں کی ایک جامع مسجد کے امام صاحب قادیانی ہو گئے ہیں۔ دوسرے دن کتابوں کو دیکھ کر انہیں تعجب ہوا اور اپنے پیر صاحب کے پاس جا کر ماجرا سنایا۔ انہوں نے جو حکم دیا ملاحظہ ہو کہ "قادیانیوں کی کسی بھی کتاب کو پڑھنا تو کجا ہاتھ مت لگانا ورنہ احمدی ہو جاؤ گے" چنانچہ اب یہ کتابوں کو پڑھنا گناہ سمجھتے ہیں اور میرے شوہر سے کہنے لگے کہ میرے ساتھ مذہبی گفتگو مت کیا کرو ورنہ اندیشہ ہے کہ مجھے "گمراہ" کر دو گے اور یہ کہکر بحث سے گریز کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں نے انکے چھوٹے صاحبزادے سے گفتگو کی تو وہ کہنے لگا کہ آپ لوگ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو نہیں مانتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہو یعنی امام مسجد صاحب نے اپنی اولاد کو پہلے سے غلط راہ پر لگا کر معاملہ ختم کر دیا حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ ہم کسی کے بھی منکر نہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں کا سردار مانتے ہیں۔

میں نے اس لڑکے کو مختصر طور پر احمدیت سے متعارف کرایا۔ جب مسیح ناصریؑ کا ذکر آیا اور میں نے اسے انکا عقیدہ بتایا تو وہ تمسخر کے طور پر ہنسا کہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں کیونکہ وہ اوپر ہرگز نہیں جا سکتے کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے قانون میں تبدیلی نہیں کرتا یعنی یہ کہ احمدیت کا یہ عقیدہ فطرت صحیحہ کے مطابق ہے۔ میں نے سوچا شاید یہ بھی کسی سنائی باتوں میں آ کر دیگر بہت سے غلط خیالات کے ساتھ اس خیال کو بھی قبول کر لے گا۔

اسی طرح میری ایک بچی غیر احمدی ہیں مگر حقیقت پسند ہیں وہ بھی لفظ رفع پر کہنے لگیں کہ اٹھا لینے کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وفات دیکر روح اٹھا لی نہ کہ جسم اور کیا ہم اپنے مُردوں کے متعلق یہ نہیں کہتے کہ اسکو خدا نے بُلا لیا ہے یا یہ کہ وہ خدا کے پاس چلا گیا ہے۔ انہوں نے یہ سب اسلئے کہہ دیا کہ [illegible]

اقتباسات

(۱) براہمن اور شودر

"ہندو دھرم شاستروں میں مختلف جاتیوں کے فرائض اور حقوق درج کئے گئے ہیں جن پر کئی صدیوں تک سختی سے عمل ہوتا رہا۔ دھرم شاستروں کے مطابق سب سے اونچی جاتی براہمن مانی گئی ہے اور سب سے نچلی شودر۔۔۔۔۔

براہمن } رگ وید پُرش سوکت کے مطابق براہمن کا جنم برہما کے مُنہ سے ہوا۔ منو سمرتی کے مطابق برہما نے اُسے مُنہ سے پیدا کیا تاکہ وہ دیوتاؤں کو گھی اور چاول سے بنے پدارتھوں کا دان دے۔ براہمن کا جنم دھرم کی اُنتی کے لئے ہی ہوتا ہے۔ براہمن کا کام پڑھنا پڑھانا ہے جو کچھ بھی اس دنیا میں ہے وہ سب براہمنوں کا ہے۔ براہمنوں نے یہ دھرتی کھشتریوں کو راجیہ کرنے کے لئے دی ہوئی ہے۔

براہمن بھومی کا بھگوان ہے۔

براہمن کے جسم کا ہر انگ ایک تیرتھ ستھان ہے۔

پوتر گنگا براہمن کے کان میں ہے۔ پوتر اگنی اس کے دائیں ہاتھ میں ہے۔ دنیا کے تمام پوتر ستھان اس کے پیروں میں ہیں۔ براہمن کا مُکھ اتم تیرتھ ہے جو کچھ بھی اس میں ڈالا جاتا ہے۔ اس سے دنیا میں سکھ اور آنند پھیلتا ہے۔

سارا سرشٹی دیوتاؤں کے قابو میں ہے۔ دیوتاؤں پر منتروں سے قابو پایا جاسکتا ہے اور منتر براہمنوں کے پاس ہیں اسلئے براہمن ہی ہمارا بھگوان ہے۔ براہمن جنم سے ہوتا ہے کرم سے نہیں ـــــ براہمنوں کو دان دینے سے بڑے سے بڑا پاپ دُھل جاتا ہے۔ اگر کوئی آدمی اپنی گائے فروخت کرتا ہے تو وہ نرک میں جاتا ہے۔ اگر وہ براہمن کو گائے دان دیتا ہے تو وہ سورگ میں جاتا ہے۔ براہمن کا دھن چُرانا مہا پاپ ہے۔ براہمن کی جائداد پر کوئی ٹیکس نہیں لگنا چاہیئے۔ براہمن سے بیاج کم سے کم لینا چاہیئے۔ براہمن کی جائداد راجہ ضبط نہیں کرسکتا۔

براہمن اگر لاوارث مرجائے تو اسکی جائداد دوسرے براہمنوں میں تقسیم کردی جائے۔ براہمن کا غصہ دیوتاؤں کے کرودھ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ براہمن کا شاپ دیوتاؤں کا بھی سرناش کردیتا ہے۔ اگر ایک براہمن شودر کا قتل کردے تو براہمن کو اپنے جسم کو چھوت کا اثر زائل کرنے کے لئے اپنے کو پوتر کرنا چاہیئے۔

برہم ہتیا۔ براہمن کا قتل سب سے بڑا پاپ ہے۔

شودر } رگ وید پُرش سُوکت کے مطابق شودر کا جنم پیروں سے ہوا ہے اسلئے شودر کا فرض اوّلین اُوپر کی تینوں جاتیوں کی سیوا کرنا ہے۔ اُن براہمنوں کی سیوا کرنا جو وید پڑھتے ہیں لیکن گرہستی ہیں۔ شودر کے لئے مہانیہ کا درجہ ہے۔ نمرتا سے کبھی سخت کلامی نہ کرکے صبر و شکر سے زندگی گزارتے ہوئے جو شودر براہمن کی سیوا کریگا مکتی پائے گا۔ شودر کو ودیا حاصل کرنے کا حق نہیں۔ شودر کو وید پڑھنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر شودر ایسا کرے تو اس کی زبان کاٹ لی جانی چاہیئے۔ اگر سُن لے تو اس کے کانوں میں پگھلا ہُوا سیسہ ڈال دینا چاہیئے۔

اگر براہمن شودر کو مار دے تو وہ اتنا ہی پاپ ہوگا جتنا بلی، چوہا، چھپکلی، مینڈک یا کتے کو مارنے سے ہوتا ہے۔

براہمن کی داتن ۱۲ انچ کی ہو، کھشتری کی گیارہ انچ کی، ویش کی دس انچ کی لیکن شودر نو انچ سے زیادہ نہیں کرے گا۔

پاخانہ کے بعد براہمن پانچ دفعہ مٹی سے ہاتھ دھوئے گا، کھشتری چار دفعہ، ویش تین دفعہ اور شودر اور عورت دو دفعہ۔

شودر سے بیاج براہمن کے مقابلہ میں تگنا یا چوگنا لیا جانا چاہیئے لیکن شودر کو اپنی جائداد پر کوئی حق نہیں براہمن جب جی چاہے لے لے۔ شودر کو دھن جمع نہیں کرنا چاہیئے۔"

(بھیم پتر کا جالندھر ۲۰ رفروری ۱۹۶۴ء)

(۲) کیا حضرت عیسیٰؑ مصلوب ہوئے تھے؟

"لندن۔ ۱۶ مارچ (نمائندہ خصوصی) آجکل لندن کے اخبارات میں اس سوال پر بحث چھڑی ہوئی ہے کہ آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہوئے تھے یا نہیں بعض لوگوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے اور صلیب پر چڑھائے جانے کے واقعہ کے بعد کئی مرتبہ انہیں زندہ دیکھا گیا اور شناخت کیا گیا۔ آجکل یہ بحث چلی ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب سے اترنے کے بعد کہاں گئے۔ واضح رہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا وصال صلیب پر نہیں ہوا بلکہ وہ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اس سلسلے میں لندن کی مسجد کے امام جناب بی۔ اے رفیق نے "ٹائمز" کو ایک خط لکھا ہے جو سرینگر میں "یوز آصف" کے مزار کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ رفیق صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کے صحابیوں متی اور یوحنا کی انجیلوں سے حوالے دیئے ہیں اور بتایا ہے کہ وہ صرف بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو نجات دلانے نہیں آئے بلکہ اور بھی لوگ ہیں جنہیں وہ اپنی آواز سنائیں گے۔ اس زمانے میں یہودا میں بنی اسرائیل کے صرف دو قبیلے آباد تھے اور باقی دس قبیلوں کو بخت نصر نے قید کر لیا تھا اور بعد میں یہ قبیلے افغانستان اور ہندوستان تک منتشر ہو گئے تھے۔ صلیب پر چڑھائے جانے کے واقعے کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے عراق، افغانستان اور ہندوستان کا سفر کیا۔ آخر انہوں نے بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو وادی کشمیر میں جمع کر دیا اور وہیں ۱۲۰ سال کی عمر میں ان کا وصال ہوا۔ سرینگر میں "یوس آصف" کا مقبرہ ہے۔ اس لفظ کے معنی "سلامتی کا شہزادہ" ہیں۔ اہل کشمیر کہتے ہیں کہ یہ مزار کسی نبی کا ہے جو فلسطین سے کشمیر آیا تھا۔ اس بات کا تذکرہ تاریخ کشمیر میں بھی ہے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۱۸ رنومبر ۱۹۶۴ء)

(۳) یہودی کیسے مسیح کے منتظر تھے؟

"ان (یہود) کی نگاہ میں عیسیٰ بن مریم کی تعلیم گمراہ کن تھی کیونکہ اس سے ان کی پیشوائیت اور سرمایہ داری پر زد پڑتی تھی وہ تو ایسے رسول کی آمد کے **منتظر تھے جو جاہ و جلال کا مالک ہوگا جس کے ساتھ مل کر وہ رومیوں کی غلامی کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکیں گے** لیکن اس کی تعلیم کچھ اور تھی اس نے مردہ دلوں میں زندگی کی حرارت پیدا کر دی تھی وہ صلح، آشتی، محبت اور انسانی ہمدردی کا مبلغ اعظم تھا۔" (سیارہ ڈائجسٹ لاہور اپریل ۱۹۶۵ء)

ایڈیٹر کی ڈاک

(۱) محترم صدرِ مملکت کا گرامی نامہ

مدیر الفرقان کے تہنیت نامہ کے جواب میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایوانِ صدر
راولپنڈی
۹ مارچ ۱۹۶۵ء

مکرمی السلام علیکم

آپ نے میرے دوبارہ صدر پاکستان منتخب ہونے پر مبارک باد کا جو پیغام بھیجا ہے میں اس کے لئے آپ کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ملک اور قوم کی خدمت کا کام پہلے سے بڑھ کر لے اور یہ قوم و ملک متحد و مستحکم و خوشحال تر ہو جائے ——— آمین

آپ کا مخلص

محمد ایوب خان"

(۲) جنرل سیکرٹری مرکز تحقیق مسیحیت کا مکتوب

مکرمی! "الفرقان" میں چھپنے والے علمی اور تحقیقی مقالات پڑھ کر طبیعت سیراب ہو جاتی ہے ستمبر کا شمارہ بالخصوص پسند آیا ہے۔ عربی زبان کے بارے میں قابلِ قدر معلوماتی اور تحقیقی مقالہ لکھنے پر شیخ محمد احمد صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ محمد صادق صاحب مبلغ کا مضمون بھی خوب ہے۔ اسلام پر حملے کرنے والے عیسائیوں اور دیگر غیر مسلموں کی جس خوبی اور سرعت سے آپ خبر لیتے ہیں ہمارے حقیر مطالعہ کے مطابق الفرقان ہی کا حصہ ہے۔ "شذرات" کا مستقل کالم خوب ہے بعض نکات تو ملت کو جھنجھوڑنے والے ہوتے ہیں۔

اس رسالہ کے ذریعے ہمیں جماعت احمدیہ کے عقائد اور تبلیغی سرگرمیوں سے متعلق قیمتی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مجھے ایک مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں ایسی معلومات کی اشد ضرورت ہے۔ (محمد اسلم رانا جنرل سیکرٹری مرکز تحقیق مسیحیت اچھرہ لاہور)

(۳) جناب مولانا عبد الحنان صاحب عبقری کلکتہ کا رقیمہ افتخار

کلکتہ سے ہمارے نو احمدی فاضل متبحر دوست میرے عربی مکتوب کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"کتبت بعد ما قرأت کتابکم

القول المبین والتفہیمات سہ
کتاب عجیبٌ مجیبٌ عظیم
یزیل اشتباھات قلب سقیم"

کہ میں نے آپ کی کتاب القول المبین اور تفہیماتِ ربانیہ مطالعہ کرنے کے بعد لکھا کہ یہ کتاب عمدہ اور پُر عظمت جوابات پر مشتمل ہے۔ بیمار دلوں کے تمام شبہات کا ازالہ کر دیتی ہے ؎

مولانا موصوف نے آخر میں حسب ذیل پانچ شعر بطور دعا تحریر فرمائے ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء سہ

اطال اللہ عمر ابی العطاء
لینصر دین خیر الانبیاء
یرد کتاب قال ای رد
ویدفع کل نوع الامتراء
طرا زیرا عکم کشف الغطاء
جزاکم ربکم خیر الجزاء
فرحمتہ لحزب الاصفیاء
ولعنتہ علی اھل الشقاء
ویدعو اللہ مبتھلا اخوکم
لیوصلنا الی ذوق اللقاء"

(۴) جناب سید تبسم حسین صاحب کا محبت نامہ

"مکرمی محترمی حضرت مولوی صاحب بزرگوار
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
جب بھی رسالہ "الفرقان" ہاتھ آتا ہے تو بے ساختہ آپ کیلئے منہ سے دعا نکلتی ہے، اور ابھی پچھلے دنوں جب کہ میں "تفہیماتِ ربانیہ" پڑھ رہا تھا تو آپ کے طرزِ استدلال، قوتِ براہین اور دلنشین انداز سے مجھ پر بے طرح "سرور" کی کیفیت طاری تھی۔ آپ کا یہ کارنامہ ہم نوجوانوں کے لئے (بالخصوص) حضرت سلطان القلم کے عطا کردہ براہین کے خزانہ کے لئے ایک نہایت عمدہ Approach کا کام دیتا ہے۔ جزاکم اللہ (۱۳ مارچ ۱۹۶۵ء)

(۵) ایک اور مربی سلسلہ کی اعانتِ الفرقان

عزیزم مولوی بشیر احمد صاحب قمر لکھتے ہیں:۔

"میں اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر جو اس نے مجھے شدید بیماری کے بعد ایک قسم کی دوبارہ زندگی دی ہے مبلغ پانچ روپے کا چیک بطور اعانت الفرقان ارسال کرتا ہوں۔ اور آپ سے درخواستِ دعا کرتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ علمِ قرآن آسمان سے سکھانے کے سامان فرمائے۔"

الفرقان۔ دوسرے احباب بھی اس نیک کام میں تعاون فرمائیں۔

جناب خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب آف لنڈن کے نام مکتوب

(ذیل کا مکتوب (ہر دو حصص) خاکسار نے جناب خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب لنڈن کے نام مؤرخہ ۲۵ر فروری ۱۹۶۵ء کو ارسال کیا ہے ـــــ ابوالعطاء جالندھری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم

(۱)

جناب مکرم خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب لنڈن! السلام علیٰ من اتبع الھدٰی

راولپنڈی سے کسی صاحب نے مجھے آپ کا تازہ پمفلٹ "عصمۃ النبی" بذریعہ رجسٹری بھجوایا ہے جس میں آپ نے مجھ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر ایک حلفیہ شہادت طلب فرمائی ہے۔ میں بحکم خداوندی ولا تکتموا الشہادۃ کے ماتحت اس بارے میں اپنی یادداشت کے مطابق اپنا جواب درج کرتا ہوں:۔

جناب خواجہ صاحب! آپ نے لکھا ہے کہ "۳۲-۱۹۳۱ء سے لیکر ۴۰-۱۹۳۹ء تک میں نے قادیان میں رہائش اختیار کی" اسی عرصہ کے تعلق میں آپ نے مجھ سے اور چار اور احباب سے ان الفاظ میں حلفیہ شہادت طلب کی ہے کہ "کبھی کوئی ایسا بیان میری زبان سے سُنا ہو جس میں میں نے بالارادہ غلط بیانی کی ہو" (عصمۃ النبی صلا)

جواباً گزارش ہے کہ اگست ۱۹۳۱ء سے لیکر فروری ۱۹۳۶ء تک میں فلسطین و مصر وغیرہ میں بطور مبلغ سلسلہ احمدیہ کام کرتا رہا ہوں۔ واپسی پر بھی مجھے اپنے تبلیغی سفروں اور دینی مصروفیات کے باعث آپ سے سرسری واقفیت کے سوا "اچھی طرح جاننے" کا موقع نہیں ہوا تھا۔ اس بالکل سرسری واقفیت میں مجھے آپ کی کسی "بالارادہ غلط بیانی" کا علم نہیں ہے۔ یوں "بالارادہ غلط بیانی" کا علم صرف خدائے علیم بذات الصدور اور علام الغیوب کو ہی ہو سکتا ہے کیونکہ ارادہ کا تعلق دل سے ہے اور دلوں کا راز صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ میں اپنی یادداشت کی حد تک یہ حلفیہ شہادت دیتا ہوں واللہ اعلم بالصواب۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری ربوہ　　　　۶۵-۲-۲۴

(۲)

جناب خواجہ صاحب! آپکے دعوی کے بارے میں کسی قطعی نتیجہ پر پہنچنے کیلئے آپ سے مندرجہ ذیل استفسارات کے واضح جواب کیلئے درخواست ہے۔ اسوقت بحث مقصود نہیں اسلئے آپ مختصر طور پر بھی وضاحت فرما سکتے ہیں۔ استفسارات یہ ہیں:۔

(۱) کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدنا مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اپنے تمام دعاوی میں صادق یقین کرتے ہیں؟ (۲) کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ الہامات کو آپ حجت قطعی مانتے ہیں؟ (۳) کیا حضور علیہ السلام کی تحریرات آپ پر حجت ہیں؟ اور آپ کے

فیصلہ جات کے آپ پابند ہیں؟ (۴) کیا آپ وفاتِ مسیح ناصری کو مانتے ہیں اور کیا آپ کے نزدیک وفاتِ مسیح کا ثبوت انہی آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ سے ہوتا ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی ہیں یا آپ کے نزدیک اس میں کمی بیشی ہے؟ (۵) کیا آپ جماعت احمدیہ میں خلافت کے قائل ہیں؟ کیا آپ سیدنا حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو "خلیفۃ المسیح الاول" مانتے ہیں؟ (۶) کیا آپ تسلیم فرماتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنا مشن "کسرِ صلیب" درست بتلایا تھا نیز یہ کہ حضور علیہ السلام نے اسے پورا فرما دیا ہے؟ (۷) کیا آپ نسخ فی القرآن کے تو قائل نہیں؟ (۸) کیا آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی قرار دیتے ہیں یعنی کیا آپ کا دعویٰ بھی ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی ہونے کا ہے؟ (۹) کیا خاتم النبیین کے وہ معنے آپ کے نزدیک درست ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷ میں درج فرمائے ہیں؟ (۱۰) کیا آپ انہی آیاتِ قرآنیہ سے امکانِ نبوت پر استدلال فرماتے ہیں جن سے جماعت احمدیہ استدلال کرتی آئی ہے؟ (۱۱) امتیازی طور پر آپ کا خصوصی مشن کیا ہے؟ (۱۲) آپ پر پہلی مرتبہ نبی ہونے کا الہام کب اور کن الفاظ میں ہوا تھا؟ (۱۳) کیا آپ لفظی وحی کے قائل ہیں کیا آپ پر وحی بتوسط جبریلؑ نازل ہوتی ہے؟ (۱۴) کیا آپ کے اتباع میں خلافت راشدہ کے نظام کی طرح خلافت ہوگی؟ (۱۵) آپ نے اپنے اتباع کے لئے "السابقون" کا نام وحی سے تجویز فرمایا ہے یا قیاس سے؟ (۱۶) آپ اپنے نہ ماننے والوں کو کس نام سے موسوم کرتے ہیں؟ (۱۷) کیا آپ کے ماننے والوں کے لئے آپ کے نہ ماننے والوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ (۱۸) جماعت احمدیہ کے فریق لاہور کے متعلق اُن کے عقیدہ دربارہ انکارِ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ (۱۹) جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے لئے آپ کے دل میں بغض اور نفرت کے جذبات تو نہیں؟ اگر ہیں تو یہ جذبات کب اور کیوں پیدا ہوئے؟ (۲۰) آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد اس وقت کتنی ہے؟ انگلستان میں کتنے ہیں؟ (۲۱) آپ پاکستان یا ہندوستان میں کب تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ —— کیا یہ درست ہے کہ آپ نے داڑھی منڈوا رکھی ہے؟ اگر ایسا ہے تو کب سے ہے؟ آیا یہ وحی و الہام کی بناء پر ہوا ہے؟ (۲۲) بلحاظ عقائد آپ کے جماعت احمدیہ سے کیا اختلافات ہیں؟ (۲۳) کیا تصویر کھچوانے کو آپ جائز سمجھتے ہیں، کیا آپ کا کوئی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ فوٹو ہے کیا آپ اسے بھیجنا پسند فرمائیں گے؟ (۲۴) کیا آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو ان کی تحریرات کے مطابق مستجاب الدعوات نبی مانتے ہیں؟ (۲۵) کیا بہشتی مقبرہ قادیان میں الوصیۃ کے مطابق دفن ہونے والوں کو آپ واقعی بہشتی مانتے ہیں؟

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

ایڈیٹر الفرقان

ربوہ پاکستان ۲۵/۲/۶۵

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل، کافی تعداد میں موجود ہے۔!

ضرورت مند احباب

ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
لاہور۔ فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور۔ ۹ فیروز پور روڈ لاہور ☆ لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور۔ فون ۳۸۰۸

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے!!

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے!

دوائی خاص

زنانہ امراض کا واحد علاج
قیمت فی شیشی ۳ روپے

زوجام عشق

طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۔ ۲ گولی ۴ روپے

قدیمی ـــــ اوّلین ـــــ شہرہ آفاق

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

مکمل کورس پونے چودہ روپے

حبّ مفید النساء

عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
قیمت خوراک ایکماہ ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

نرینہ اولاد گولیاں

سو فیصدی مجرب دوا
قیمت فی کورس ۹ روپے

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ھے

"الفردوس"

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے

نور کاجل

○ آنکھوں کو جملہ بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
○ نظر کو صاف اور تیز کرتا ہے۔
○ آنکھوں کو گرد و غبار سے صاف کرتا ہے۔
○ آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کرتا ہے۔
○ خارش، پانی بہنا، بھینی اور ناخونہ کا بہترین علاج ہے۔

بوقتِ ضرورت ایک ایک سلائی آنکھوں میں ڈالیں۔
قیمت فی شیشی ؏ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

جملہ حقوق محفوظ

ہر بچے کے لئے ضروری دوا

قیمت فی شیشی　　# بال جیون　　تین روپے صرف

بچوں کے دانت نکلنے کے وقت پیدا ہونے والی بیماریاں بخار، پیاس، بدہضمی، دست لگنے اور سوکھا پن، ان سب کیلئے صحت بخش ہے۔ بچوں کو تندرست و توانا بناتا ہے۔

حکیم محمد و مم الطاف احمد۔ اکمل الطب والجراحت

دواخانہ فضل۔ میانی (ضلع سرگودھا)

مفید طریقہ

ربوہ سے آپ جو کتابیں خریدنا چاہیں وہ آپ مکتبہ الفرقان کے ذریعے خرید فرمائیں۔ آپ کو بھی سہولت رہے گی اور آپ مکتبہ الفرقان کے معاون بھی قرار پائیں گے۔ شکریہ!

(مینجر مکتبہ الفرقان)

تحریکِ دُعا

الفرقان کے خاص مُعاونین

ربوہ - دارالہجرت

- سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد اللہ عمرہ
- حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی
- حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
- حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
- حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب گلاب ایم۔ اے
- جناب رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ ایس سی
- جناب چوہدری یحییٰ حسن صاحب باجوہ
- جناب ڈاکٹر محمد جی صاحب ہیلتھ آفیسر
- جناب قریشی عبدالرشید صاحب بی۔ اے ایل ایل بی
- جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایم۔ اے غانا
- جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق مبلغ افریقہ
- حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

قادیان دارالامان

- حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت
- حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
- جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم
- جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے
- جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب
- جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
- جناب سید شہامت علی صاحب سابق ہزارتن

- جناب حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری
- جناب مسعود احمد صاحب ایلیس ″
- جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
- جناب ڈاکٹر عطر دین صاحب
- جناب حکیم چوہدری بدرالدین صاحب عامل
- جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹو گرافر
- جناب عبیدالرحمٰن صاحب فانی
- جناب چوہدری مبارک علی صاحب (امور عامہ)
- جناب چوہدری عبدالقدیر صاحب
- جناب حاجی محمد الدین صاحب درویش

ضلع جھنگ

- جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت
- جناب ملک محمد حیات صاحب نسوآنہ
- جناب چوہدری عبدالحلیم صاحب فاضل
- جناب حافظ مبارک علی خان صاحب جنیوٹ

ضلع سرگودھا

- جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
- جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- جناب چوہدری جلال الدین صاحب ریٹائرڈ کوٹ مومن
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ
- جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب آڑھتی
- جناب میجر تمیم احمد صاحب جوہر آباد

ضلع لاہور

- جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ
- جناب چوہدری محمد شفیع صاحب کمشنر انکم ٹیکس ہاوس
- جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
- جناب امیر الدین صاحب رتن باغ
- جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب
- جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظم سپریم کورٹ ایڈووکیٹ
- جناب محمد ابراہیم صاحب ریاض ریڈیو سروس
- جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری نور احمد صاحب گوالمنڈی
- جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
- جناب چوہدری عبدالحکیم خان صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی او
- جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری عبدالحمید صاحب ماڈل ٹاؤن
- جناب ڈاکٹر عبدالحق صاحب ایم۔ بی بی ایس
- جناب ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی
- جناب حافظ عبدالکریم صاحب فضل
- جناب محمد عثمان صاحب اکتھن سیشن
- جناب ایس یو شیخ صاحب کو ٹھ
- جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ
- جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب ماسٹر عبدالعزیز کھٹی صاحب سمن آباد
- جناب شیخ بشیر احمد فضل احمد صاحبان سمن آباد
- جناب رشید احمد صاحب ملک
- جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
- جناب خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب
- جناب مرزا عبدالرحمٰن صاحب ناصر مرحوم
- جناب شیخ محمد شریف صاحب سمن آباد ″
- جناب ماسٹر حسن دین صاحب راوی پارک
- جناب چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مال روڈ
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار
- جناب چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ جج
- جناب عبدالرشید صاحب فریقی جسونت بلڈنگ
- جناب چوہدری منور لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ
- جناب حضرت اللہ پاشا صاحب ایم۔ اے
- جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا
- جناب چوہدری منور احمد صاحب مال روڈ
- محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عزیز احمد صاحب

راولپنڈی

- جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چھاؤنی
- جناب شیخ غلام حیدر صاحب کالج روڈ
- جناب صدیق محمد شفیع صاحب صدر
- جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب
- جناب کیپٹن اے۔ لوو زبیر احمد صاحب
- محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں حیات محمد صاحب

- جناب رفیق احمد صاحب دہلوی نیا محلہ
- جناب محی الدین صاحب بابا روڑا روڈ
- جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مری روڈ
- جناب محمد یونس صاحب فاروق سیٹلائٹ ٹاؤن
- جناب سید مقبول احمد صاحب ڈلہوزی روڈ
- جناب سید منظور علی صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن
- جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ
- جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے
- جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے
- جناب قاضی بشیر احمد صاحب کھٹی
- جناب قاضی عبدالسلام صاحب کھٹی آف نیروبی
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
- جناب میاں ضیاء الدین صاحب

ضلع ملتان

- جناب ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم
- جناب ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت
- جناب پیر نصیر احمد صاحب ریڈیو ہورین
- جناب چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ
- جناب ماسٹر نواب دین صاحب ایم۔ اے
- جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس بورے والا
- جناب شیخ محمد اسلم محمد سلیم صاحبان کلیئرنگ ایجنٹ
- جناب شیخ محمد منیر صاحب احمد۔ دنیا پور
- جناب چوہدری منور احمد خان صاحب مرحوم گیلے
- جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب ادمیگار ڈیو کمپنی
- جناب حکیم نور حسین محمود احمد صاحبان تیوال
- جناب سیٹھ اللہ دوایا صاحب حسین آگاہی
- جناب چوہدری عبداللطیف صاحب
- جناب بشارت احمد صاحب باجوہ اوورسیر
- جناب شیخ عبدالغفور صاحب پٹواری نہر

ضلع شیخوپورہ

- جناب چوہدری نور حسین صاحب ایڈووکیٹ
- جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی مریدکے
- جناب حافظ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی
- جناب ڈاکٹر عمر الدین صاحب ون ملیریا آفیسر
- جناب چوہدری محمد طفیل صاحب پٹواری ننکانہ

ضلع گوجرانوالہ

- جناب عبدالرحمٰن صاحب مینیجر سنگر مشین
- جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب گورا وزیر آباد
- جناب میاں برکت علی غلام علی صاحبان 〃
- جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ٹیلرز 〃
- جناب ملک منظور احمد صاحب 〃
- جناب میاں محمد خان اکبر علی صاحبان 〃
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والہ
- جناب میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ
- جناب چوہدری عبدالحمید صاحب تھانہ بازار
- جناب چوہدری اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر ٹرلوا والہ
- جناب چوہدری مقبول احمد صاحب انسپکٹر ریلوے
- جناب سید سجاد حیدر صاحب قانونگو (ربوہ)
- جناب میاں عنایت اللہ صاحب فاروق نظام آباد
- جناب بشیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر گوجرانوالہ
- جناب میاں قمر الدین صاحب کھوکھر مرحوم 〃
- جناب چوہدری پیر محمد صاحب ہیڈ کلرک 〃
- جناب چوہدری عزیز اللہ خان صاحب 〃

ضلع جہلم

- جناب سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب مشین محلہ
- جناب سیٹھی عبدالحق صاحب مین بازار
- جناب ابوالعارف مبارک محمد صاحب چکوال

ضلع گجرات

- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ
- جناب چوہدری عبدالمالک صاحب کھاریاں
- محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبدالعزیز صاحب منڈی بہاؤ الدین۔
- جناب پیر نصیر احمد صاحب شوگر انسپکٹر گجرات
- جناب مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ملکوال

ضلع سیالکوٹ

- جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ مرحوم
- تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں بذریعہ جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت۔
- جناب حکیم سید بشیر احمد شاہ صاحب
- جناب چوہدری ابراہیم صاحب ڈار نکل شاہو
- جناب کیپٹن بشارت احمد صاحب سیالکوٹ
- جناب چوہدری عبدالستار صاحب ڈرگانوالی
- جناب میاں سلطان احمد خان صاحب منڈیکی گورایہ
- جناب محمد علی صاحب ڈسپنسر کوٹ نیناں
- جناب چوہدری غلام حسین صاحب گوندپور
- جناب خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار 〃
- جناب چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب 〃
- جناب میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ 〃
- جناب راجہ عبدالحمید خان صاحب کنجرور

کوئٹہ

- جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
- جناب شیخ عبدالاحد صاحب تاجر
- مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح۔
- جناب الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
- جناب محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ ہیڈ بکل بال
- احمدیہ پبلک لائبریری شارع فاطمہ جناح
- جناب خان عبدالوحید خان صاحب
- جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ڈی۔ ایچ۔ پی
- جناب ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب
- جناب سیٹھ محمد سعید صاحب
- جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب
- جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
- جناب چوہدری محمود احمد صاحب
- جناب عطاء الحق خان صاحب منصفی روڈ

اضلاع سابق صوبہ سندھ

- جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
- جناب نصیر احمد خان صاحب ناصر خانپور

- جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی
- جناب محمد عبداللہ صاحب ″
- جناب عبدالحمید صاحب رئیس ″
- جناب علاؤ الدین صاحب گوٹھ علاؤ الدین
- جناب چوہدری عطا محمد صاحب گوٹھ امام بخش
- جناب چوہدری غلام نبی صاحب
- جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب
- جناب چوہدری برکت علی صاحب

گوٹھ سردار محمد پنجابی

- جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمر آباد
- جناب حاجی قمر الدین صاحب ″
- جناب ڈاکٹر فقیر محمد صاحب
- جناب چوہدری غلام رسول صاحب
- جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ
- جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم
- جناب چوہدری صادق احمد صاحب دریا خانی
- جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ نواب شاہ
- جناب چوہدری ننھے خان صاحب
- جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی

امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص۔

- جناب بابو عبدالغفار صاحب حیدر آباد
- مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ جمال پور
- جناب چوہدری شاہ دین صاحب گوٹھ شاہ دین
- جناب فضل الرحمٰن خان صاحب

نیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد

- جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد
- جناب چوہدری فضل احمد صاحب

پریذیڈنٹ جماعت رحیم یار خان۔

- جناب چوہدری شریف احمد صاحب کروندی
- جناب مولوی عبدالحق صاحب ″
- جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب ڈیرہ نواب شاہ
- جناب چوہدری محمد اکرام صاحب شاہ لطیف آباد
- جناب ملک رشید الدین صاحب خیرپور

بہاولپور

- جناب عزیز محمد خان صاحب بہاولپور (لاہور)
- جناب مولوی غلام نبی صاحب، ایاز
- جناب چوہدری غلام احمد صاحب اختر
- جناب مرزا ارشد بیگ صاحب بہاولپور

کراچی

- جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ
- جناب سردار بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب ملک مبارک احمد صاحب
- جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاموٹی والے
- جناب چوہدری غلام احمد صاحب فردوس کالونی
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیر
- جناب میاں عطاء الرحمٰن صاحب طاہر
- محترمہ والدہ صاحبہ شیخ محمد رفیق صاحب سول فرنیچر کمپنی
- جناب حافظ عبدالغفور صاحب ناصر
- جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید
- جناب چوہدری محمد خالد صاحب
- جناب شیخ عبدالحفیظ صاحب ۲ مارکیٹ روڈ
- جناب محمد شریف صاحب چغتائی
- محترمہ انور سلطانہ صاحبہ بیگم ایم۔ اے ارشاد صاحب
- جناب عبدالرزاق صاحب جہتہ
- جناب عبدالقاسم صاحب بنگالی
- جناب قاضی محمد اسلم صاحب (لاہور)
- جناب مولوی صدر الدین احمد صاحب
- محترمہ حمیدہ بیگم اہلیہ ″ ″ ″
- جناب میجر محمد عبداللہ صاحب مہار
- جناب ملک رشید احمد صاحب بندر روڈ
- جناب چوہدری شاہنواز خان صاحب شاہنواز لمیٹڈ
- جناب چوہدری احمد مختار صاحب المختار لمیٹڈ
- جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
- جناب میجر عبداللطیف صاحب ایلیگرینٹ
- جناب چوہدری شریف احمد صاحب ورڈ ایج
- جناب عبدالرحیم صاحب ہوٹل مارٹن روڈ
- جناب مولوی عبدالحمید صاحب بلوچ سابق امیر جماعت
- جناب چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
- جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور
- جناب حاجی رشید احمد صاحب
- جناب مرزا محمد رفیق صاحب چغتائی ناظم آباد
- جناب چوہدری آفتاب احمد صاحب وکٹوریہ روڈ
- جناب مرزا عبدالوحید صاحب لیاری کوارٹرز
- محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ فضل حق خان صاحب
- جناب ملک منیر احمد صاحب ۔۔۔ سینما
- جناب سعید احمد خان صاحب
- جناب بابو عنایت اللہ صاحب

بہاول نگر

- جناب چوہدری غلام مصطفےٰ احمد دین صاحب

چک $\frac{184}{L-R}$۔

- جناب چوہدری غلام نبی صاحب گردا ور

سوڈا لبستی۔

- جناب چوہدری غلام قادر صاحب اینڈ کمپنی

ہارون آباد۔

- جناب چوہدری علم دین صاحب کمیشن ایجنٹ

ہارون آباد۔

- جناب مولوی محمد شفیع صاحب دکاندار چک $\frac{166}{7-R}$
- جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ

ہارون آباد۔

- جناب چوہدری علی شیر صاحب چک ۱۹۹ مراد
- جناب چوہدری بشیر احمد صاحب چک $\frac{105}{6-R}$

پشاور

- جناب محمد سعید احمد صاحب نشتر آباد
- جناب الحاج نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں
- جناب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب فاضل پشاور
- جناب عبدالستار صاحب قریشی بنوں

لائلپور

- جناب صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب
- جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ
- جناب مولوی برکت علی صاحب لائق مرحوم جھنگ بازار

• جناب الحاج شیخ عبداللطیف صاحب لائلپور
• جناب رانا محمد نعیم صاحب ولد رانا معراج الدین صاحب
چک ۲۹۴ گ ب۔

دیگر اضلاع

• جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری
• جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ،،
• جناب شیخ محمد صاحب کول رسالہ اسٹیٹ
• جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ
• جناب سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی
• جناب مختار احمد صاحب بٹ کوٹلی
• جناب محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ ،،
• جناب محمد لطیف صاحب دکاندار ،،
• جناب سید حسین شاہ صاحب عارف والہ
• جناب قاضی برکت اللہ صاحب ایم اے
سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر
• جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم ،،
• جناب ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب لائلپور
• جناب چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری

مشرقی پاکستان

• جناب مولوی ابوالصلاح محمد صاحب بی اے
امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان۔
• جناب ایس ایم حسن صاحب ڈھاکہ
• جناب قاضی خلیل الرحمن صاحب خادم
بخشی بازار روڈ، ڈھاکہ
• جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ
• جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ
• جناب شیخ عبدالحمید صاحب ،،
• جناب ملک محمد طفیل صاحب ،،
• جناب چوہدری عزیز احمد صاحب
شاہنواز لمیٹڈ ڈھاکہ
• جناب سید سہیل احمد صاحب چٹاگانگ
ڈپٹی ڈائرکٹر ڈھاکہ۔
• جناب چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر
• جناب مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب محمود نگر
• جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈی پی ایچ
نارائن گنج۔
• جناب چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں
نارائن گنج۔
• جناب چوہدری سیف اللہ خان صاحب سیفی
• جناب ملا فضل کریم صاحب
• جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج
• جناب شیخ ظفر احمد صاحب میان بینڈ کمپنی
ڈھاکہ۔
• جناب سید میجر ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ
• جناب چوہدری احسان اللہ صاحب ،،
• جناب میاں محمد انور، ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان
چٹاگانگ
• جناب احمد علاؤ الدین صاحب چٹاگانگ
• محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ ،،
• جناب محمد اسحق صاحب قریشی ،،
• جناب میجر جی۔ ایم اقبال صاحب چٹاگانگ

بھارت

• جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ
• جناب مولانا بشیر احمد صاحب دہلی
• جناب محمد صدیق صاحب فانی پونچھ
• جناب میاں محمد حسین صاحب کلکتہ
• جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ
• جناب کمال الدین صاحب مدراس
• جناب محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی
ایل ایل بی حیدرآباد
• جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدرآباد دکن
• جناب صدیق امیر علی صاحب مالابار
• جناب میاں محمد عمر صاحب پنجاب ہاؤس کلکتہ
• جناب میاں محمد بشیر صاحب ہگلی ،،
• جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدرآباد دکن
• جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
• جناب سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ
• جناب محمد عبدالغنی صاحب ،،
• جناب ابوتاج دین صاحب سرینگر
• جناب سید بشیر الدین صاحب کلکتہ
• جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب ،،
• جناب محمد مجید صاحب سوڈلیجر کانپور

لنڈن

• جناب چوہدری عبدالرحمن خان صاحب
• جناب عبدالعزیز عزیزدین صاحب
• جناب خان بشیر احمد صاحب رفیق
نائب امام مسجد لنڈن۔

دیگر ممالک

• جناب صالح الشیبی المہدی صاحب
سورابایا انڈونیشیا۔
• محترمہ امۃ النصیر صاحبہ
اہلیہ مکرم صالح الشیبی صاحب۔
• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی
کماسی۔ غانا۔
• جناب مسٹر ناظم خان صاحب غوری مشرقی افریقہ
• جناب افتخار احمد صاحب ایاز بکوبہ
• جناب ایم۔ اے ظفر صاحب ایم۔ بی بی ایس
ٹابورہ ٹانگانیکا۔
• جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
روز ہل ماریشس حال ربوہ۔
• جناب چوہدری عبدالستار صاحب کویت
• جناب ایم۔ اے ہاشمی صاحب ،،
• جناب سید عبدالرحمن صاحب امریکہ
• احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا۔
• جناب حکیم طاہر محمد صاحب سنگاپور
• جناب عبدالغفور رحمن بخش صاحب امریکہ
• جناب عبدالعزیز رحمن بخش صاحب ،،
• جناب ایم روائی ندیم صاحب نیروبی
• جناب ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر گرین وال امریکہ
• جناب ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب عدن +

(طابع و ناشر ابوالعطاء جالندھری نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر رسالہ الفرقان ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا +)

وصایا

ضروری نوٹ: (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں:- (۱) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۲) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل ۱۷۶۱۰ میں غلام سرور صدیقی ولد میاں غلام جان مرحوم صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ تجارت عمر ۸۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن پشاور ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) ایک مکان پختہ واقعہ قائد آباد کالونی بیرون سرآسیہ گیٹ پشاور شہر قیمتی مبلغ ۱۰۰۰۲ روپے (نوٹ:- اس میں مبلغ دس ہزار روپیہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن پشاور/کراچی کو بھی ادا کرنا ہے مکان کی تعمیر کیلئے یہ قرض لیا گیا تھا۔) (۲) ایک دکان جنرل مرچنٹ واقع بازار قصہ خوانی پشاور شہر جس کا اثاثہ اندازاً پانچ ہزار روپیہ کا ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے میری دکان سے اندازاً مبلغ یکصد روپیہ ۱۰۰/- ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری وصیت ۹/۶۴ سے چندہ وصیت ادا کرنا شروع کر دونگا۔ العبد غلام سرور صدیقی قائد آباد کالونی سرآسیہ گیٹ پشاور۔ گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر۔ گواہ شد غلام رسول صدیقی قائد آباد کالونی پشاور۔

مثل ۱۷۶۱۱ میں محمد صدیق شاکر ولد میاں غلام نبی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بازار حکیم محمد لطیف مکان ۱۴۱۵ ڈاکخانہ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہی ہے جو کہ اسوقت دو صد چالیس روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اپنی زندگی میں اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو کر دی جائیگی اور اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جو بھی جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد صدیق شاکر ولد میاں غلام نبی بازار حکیم محمد لطیف مکان ۱۴۱۵ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور۔ گواہ شد (۱) سید حضرت اللہ پاشا وصیت نمبر ۹۰۶۴ آڈیٹر جماعت احمدیہ لاہور۔ گواہ شد (۲) محمد یحییٰ وصیت ۸۲۰۷ مرکزی سیکرٹری تحریک جدید لاہور۔

مثل ۱۷۶۱۲ میں خدا بخش ولد فقیر محمد صاحب قوم الھڑ راجپوت پیشہ دکاندار عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان واقعہ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ اندازاً مالیتی تین ہزار روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بطور حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ۴۰/- روپیہ ماہوار ہے اور یہ مجھے دکان پر کام کرنے کی صورت میں حاصل ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خدا بخش ولد فقیر محمد صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ۔ گواہ شد (۱) محمد ابراہیم اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا ربوہ۔ گواہ شد (۲) جعفر علی اختر دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔

مثل ۱۷۶۲۱ میں نصیر احمد ناصر ولد خلیل احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے

جو اس وقت پچاسی روپے ۸۵/- ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے ہی منظور کی جائے۔ العبد نصیر احمد گولبازار ربوہ۔ گواہ شد محمد عثمان چو چھنگ سی چینی دفتر وکالت التبشیر ربوہ۔ ۲۱/۱۱/۶۴ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد رمضان ولد چوہدری غلام حسین صاحب وکالت التبشیر ربوہ۔

مثل ۱۶۶۲۴ منیر احمد بھٹی ولد علی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۶۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ منظوری سے جاری فرمائیں۔ العبد منیر احمد بھٹی ولد صوفی علی محمد صاحب صحابی آف ککھا نوالی حال پشاور شہر ۲۵/۶/۶۴۔ گواہ شد شمس الدین اسلم قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور ۲۵/۶/۶۴۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال پشاور ۲۵/۶/۶۴۔

مثل ۱۶۶۲۵ سلطان احمد ولد ماسٹر جلال الدین صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی چک ۲۶۳/ای۔بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ ۱۵۴/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلطان احمد سیکرٹری یونین کونسل چک ۲۶۳/ای۔بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری۔ گواہ شد ماسٹر جلال الدین سیکرٹری مال چک ۲۶۳/ای۔بی۔ گواہ شد محمد الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۲۶۳/ای۔بی۔

مثل ۱۶۶۲۶ غلام رسول ولد ماسٹر جلال الدین صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی چک ۲۶۳/ای۔بی ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۴۱/- روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔ العبد غلام رسول بقلم خود۔ گواہ شد ماسٹر جلال الدین سیکرٹری مال۔ گواہ شد محمد الدین ولد احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت چک ۲۶۳/ای۔بی۔

مثل ۱۶۶۲۹ منیر الدین عبید اللہ ولد حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ طالبعلم عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ میں طالبعلم ہوں۔ مجھے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔ العبد منیر الدین عبید اللہ بقلم خود۔ گواہ شد بشیر الدین عبید اللہ صدر حلقہ دار الصدر جنوبی ربوہ ۱۱/۱/۶۵۔ گواہ شد عبد العزیز مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۱۱/۱/۶۵۔

مثل ۱۶۶۳۰ میاں جان محمد ولد بوٹا صاحب قوم بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت ایک بھینس مالیتی ۵۰۰/- روپے کی ہے۔ اسکے علاوہ مجھے معمولی کاروبار کے ذریعہ مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ منظوری انجمن سے جاری فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا جان محمد گواہ شد عبد العزیز ولد چراغ الدین صاحب پریذیڈنٹ دار الصدر ”ج“ ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مثل ۱۶۶۳۱ مہر دین ولد حسین بخش صاحب قوم کھیم پیشہ درزی عمر ۷۰ سال

تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء دارالصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت یکصد ستر روپے ۱۷۰/- نقد ہے۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ دری کے ذریعہ سے ۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنی جائداد ۱۷۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا مہردین گواہ شد محمد سلیم ولد نور محمد صاحب صحابی سیکرٹری مال دارالصدر غربی الف ربوہ ۲۲ ۱/۶۵۔ گواہ شد محمد شریف خان سیکرٹری وصایا ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب دارالصدر غربی (الف) ربوہ۔

مثل ۱۶۲۳۴ میں محمود احمد ولد چوہدری محمد دیوان صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جہانیاں منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ ۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار/سالانہ آمد بصورت تجارت اور زمیندارہ ہے بطور تجارت ایک صد روپیہ ماہوار ہے اور تقریباً ایک مربعہ اراضی سے چک ۱۴۵/10.R بعد وضع حصہ بٹائی تقریباً ۱۶۰۰/- صد روپیہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد و سالانہ آمدنی کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے قابل نفاذ ہوگی۔ العبد محمود احمد بقلم خود زمیندار آڑھتی سٹور جہانیاں ضلع ملتان۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد نثار احمد ولد چوہدری الہ بخش صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جہانیاں ضلع ملتان۔

مثل ۱۶۲۳۶ میں شیخ منیر احمد ولد شیخ بشیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں طالبعلم ہوں اور میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں اسلئے میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ مجھے اسوقت والد صاحب کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز میں اپنی ماہوار آمدن کا جو بھی ہوگی اور اگر اس کے بعد بھی کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور میں نے ماہ جنوری ۱۹۶۵ء کا چندہ مبلغ ۱/۵۰ روپے ادا کر دیا ہے۔ العبد شیخ منیر احمد ۳۱ ۱۲/۶۴۔ گواہ شد مرزا منور بیگ وصیت نمبر ۱۵۶۸۶ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ ۱۱ ۱/۶۵ گواہ شد محمد عیسےٰ خان وصیت نمبر ۶۳۹۰ سیکرٹری اصلاح وارشاد کوئٹہ ۵ ۱/۶۵۔

مثل ۱۶۲۳۷ میں نبی بخش ولد نوبہار کا دولو قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۰ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت زمین کی آمد کے علاوہ اور کوئی آمد نہیں ہے۔ میری اسوقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۴۰ کنال اراضی چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں ہے اور ایک مکان اسی چک میں ہے ان دونوں کی بازار کی قیمت انتہائی چار ہزار روپیہ ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بلا جبر واکراہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کا بھی حصہ وصیت ۱/۱۰ ادا کردونگا یا کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہوجائے تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد نبی بخش۔ گواہ شد بشیر احمد ولد محمد علی قوم جٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب ۸ ۱۱/۶۴۔ گواہ شد نواب دین ولد بدر دین قوم ارائیں ۹۶ گ ب ۸ ۱۱/۶۴۔

مثل ۱۶۲۴۱ میں غلام رسول صدیقی ولد غلام سرور صدیقی قوم شیخ صدیقی پیشہ ڈسپنسر عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱ ۸/۶۴ ساکن قائد آباد کالونی ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱ ۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہونگا۔ میری وفات کے وقت میرا ترکہ جو بھی ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میرا

نمبر ۴۵ قائد آباد کالونی بیرون سرآسیہ گیٹ پشاور شہر۔ گواہ شد چراغ دین مربی پشاور۔ گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال پشاور

مثل نمبر ۱۶۶۴۳ میں خدا بخش ولد میاں نبی بخش صاحب قوم بھٹی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۳ء ساکن موضع علینو والی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۴-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک بھینس قیمتی ۵۰۰/- روپے ہے۔ میرا گزارہ مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار جو میرے لڑکے محمد انور ریلوے کلرک لاہور کے ماہوار وظیفہ پر ہے۔ علاوہ اسکے اگر بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لہذا میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں نیز میری ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرتا رہونگا جو کمی بیشی آمد میں ہوگی اسکی اطلاع بھی دیتا رہونگا۔ العبد خدا بخش ریٹائرڈ مدرس بقلم خود ۱۱/۶۴-۲۔ گواہ شد محمود احمد بقلم خود بمقام علینو والی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد شریف سیکرٹری مال جماعت علینو والی۔

مثل نمبر ۱۶۶۴۴ میں مرزا حمید احمد ولد حکیم فیروز الدین صاحب قوم مغل پیشہ تجارت دکانداری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالصدر غربی (ل) حال ہیوال ماڈرس ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۴-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت ۲۰۰/- روپے نقد ہیں میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسوقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد از دکان کریانہ پر ہے جو اسوقت قریباً ۲۵/- روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مرزا حمید احمد دارالصدر غربی ربوہ ۱۲/۶۴-۹۔ گواہ شد ملک محمد رفیق ولد ملک علی بخش صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ ۱۲/۶۴-۹۔ گواہ شد محمد شریف خان ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان ربوہ۔

مثل نمبر ۱۶۶۴۵ میں محمد شریف ایم اے ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۲۱ فروری ۱۹۶۴ء ساکن چک ۱۷/۱۴-L ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۴-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت تین صد پچاس روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے ہونا چاہیئے۔ العبد محمد شریف ایم اے لیکچرار اسلامیات سکنہ چک ۱۷/۱۴-L ضلع منٹگمری حال گورنمنٹ کالج بہاولنگر۔ گواہ شد محمد احمد نعیم ولد فضل الٰہی صاحب قریشی سلسلہ حال بہاولنگر۔ گواہ شد محمد طفیل لیکچرار ولد میاں بدر الدین بہاولنگر۔

مثل نمبر ۱۶۶۴۶ میں سید محمد شفیق ولد سید محمد صدیق صاحب قوم سید پیشہ طالبعلمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۶۲ء ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری حال سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۵-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بفضل خدا زندہ ہیں۔ میں طالبعلم ہوں گورنمنٹ کی طرف سے ۴۵/- روپے ماہوار وظیفہ مقرر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ منظوری وصیت کے بعد ۱/۱۰ حصہ ادا کرونگا۔ العبد سید محمد شفیق فرسٹ ایئر رول نمبر ۵ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ ۱/۶۵-۱۳۔ گواہ شد محمد علی احمد ابن خدا بخش صاحب کارکن دفتر مقبرہ بہشتی ربوہ ۱/۶۵-۱۳۔

مثل نمبر ۱۶۶۴۷ میں علی اکبر ولد کرم بخش صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۵۶ء ساکن کنڈیارو نوابشاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶۴-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ملازمت پر ہے جسکی ماہوار آمد مبلغ ۱۲۶.۵۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ربوہ صدر انجمن احمدیہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ ہوگی۔ العبد علی اکبر ۱۱/۶۴-۱۰۔ گواہ شد غلام احمد فرخ ولد میاں غلام قادر صاحب مرحوم مربی حیدرآباد ۱۱/۶۴-۱۰۔ گواہ شد محمود احمد ولد ملک علی قدر صاحب وصیت نمبر ۱۶۲۹۷

مثل نمبر ۱۶۶۴۸ میں فقیر محمد ولد ملنگ قوم مغل پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ستھیالہ چک ۵ ڈاکخانہ ننکانہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۴-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد

زمین سواکیلہ واقع موضع سٹھیالہ ضلع ملپور میں واقع ہے جسکی موجودہ قیمت چار ہزار روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی زرعی زمین کا حصۂ وصیت منڈی کے بھاؤ ادا نہ کروں اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری یہ وصیت منسوخ کر دی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا فقیر محمد ۲۸ ۹/۴۴۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ۲۸ ۹/۴۴۔ گواہ شد نشان انگوٹھا چھنڈا پسر موصی۔

مثل نمبر ۱۶۶۴۹ میں غلام سرور رضا ولد بخش محمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت نومبر ۱۹۴۲ء ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک عدد مکان جو کہ چھ مرلہ زمین پر بنایا گیا ہے جسکی تقریباً قیمت مبلغ -/۵۰۰۰ روپیہ اور ایک قطعہ زمین (اسفیدہ) جسکی مالیت مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ ماہوار آمد مبلغ -/۱۰۰ روپیہ (علاوہ کمیشن) ہے۔ میں اس جائداد کے جو میری ملکیت ہے اور ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن میں بطور جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصۂ وصیت جائداد سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ وصیت تاریخ منظوری سے جاری ہوگی۔ العبد غلام سرور رضا ۴ ۹/۴۴۔ گواہ شد بشیر احمد رضا امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ حال گجرات۔

مثل نمبر ۱۶۶۵۰ میں محمد ابراہیم ولد محمد اسمٰعیل قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۸/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصۂ وصیت جائداد سے منہا کر دی جائیگی اور اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مکان نمبر R/258 واقع جھنگی محلہ راولپنڈی مالیتی -/۸۰۰۰ روپیہ۔ زرعی زمین واقع درگا نوالی ضلع سیالکوٹ دو کنال مالیتی -/۵۰۰۔ کل مالیت جائیداد -/۹۰۰۰ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۵۳ روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا۔ وصیت تاریخ منظوری سے جاری فرمائیں۔ العبد محمد ابراہیم ۲۲ ۸/۴۴۔ گواہ شد رحیم بخش سیکرٹری مال مرکزی c/o مسجد نور جماعت احمدیہ مری روڈ راولپنڈی ۲۲ ۸/۴۴۔ گواہ شد مبارک احمد K/329 کرشن محلہ راولپنڈی ۲۲ ۸/۴۴۔

مثل نمبر ۱۶۶۵۲ میں طالب حسین ولد علم دین صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چک ۲۳۳ ج ب دھیر کے الکانہ چک ۲۳۳ ج ب ضلع ڈملپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اسوقت میری اراضی زرعی تعدادی سولہ کنال تیرہ مرلے چک ۲۳۳ ج ب میں از قسم نہری جدی ہے اور پچاس کنال اراضی نہری موضع ۱۹۲ نہر مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ہے (خود پیدا کردہ) جسکی اندازاً قیمت ہر دو جگہ -/۸۳۰۰ روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں ایک مکان خام موضع ۲۳۳ ج ب میں ہے جو ہم چار بھائیوں کا مشترکہ ہے اسکی قیمت اندازاً مبلغ پانچصد روپیہ ہے اور دس مرلہ زمین ربوہ میں ہے جس کی قیمت -/۲۶۹ روپیہ یعنی کل جائداد موجودہ مبلغ -/۵۶۹۴ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔ میں اپنی اس اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور منڈی کے بھاؤ کے مطابق ۱/۱۰ حصہ ادا کرونگا اگر میں یا میرے ورثاء میرے حصہ کی ادائیگی نہ کر سکیں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ میری اسوقت کوئی آمد نہیں اگر کوئی آمد ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد

[illegible]

۶۲-۳-۲۳ گواہ شد مبارک علی بقلم خود سیکرٹری مال چک ۲۳۳ ج ب لائلپور۔

مثل نمبر 16774 میں محمد خان ولد خان محمد قوم وڑائچ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن مرالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ اراضی نہری واقع موضع مرالہ رقبہ تعدادی ۷ بیگھہ اور ایک بیگھہ مسم زدہ قیمت اندازاً سات ہزار روپیہ مکان پختہ رقبہ پانچ مرلے قیمت اڑھائی ہزار۔ کل مالیت جائداد -/۹۵۰۰ روپے ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمدنی کا ذریعہ کوئی پیدا ہو جائے تو اسکے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی نیز میرے مرنے پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ مندرجہ جائداد کی آمدنی پر ہے۔ العبد نشان انگوٹھا محمد خان۔ گواہ شد نسیم محمد ولد عمر بخش صاحب بقلم خود مرالہ ضلع گجرات۔ گواہ شد شاہ محمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ ضلع گجرات۔

مثل نمبر 16776 میں چوہدری عمر دین ولد چوہدری حسین خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن الفرقان کوارٹرز ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۷-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد فقط اسوقت ایک سلائی کی مشین قیمتی مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے تنخواہ از صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب -/۱۰۰ روپے ماہوار اور از حضرت صاحب ایدہ اللہ -/۴۰ روپے۔ کل میزان -/۱۴۰ روپے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا نیز میں اپنی جائداد (مشین) کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا چوہدری عمر دین۔ گواہ شد محمد شریف خان ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب قائم مقام سیکرٹری وصایا دارالصدر غربی (ب) ربوہ۔ گواہ شد ملک محمد رفیق صدر حلقہ دارالصدر غربی (ب) ربوہ۔

مثل نمبر 16777 میں اقبال احمد ولد چوہدری نظام الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پنجگرائیں ڈاکخانہ اچھار ڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۳-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت اراضی زرعی ۲ مربع رقبہ شور کوٹ مالیتی -/۱۰ ہزار کی ہے میں اپنی

[illegible] مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا گزارہ اسوقت میری آمد پر ہے جو کہ -/۲۰۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد اقبال احمد بقلم خود موضع پنجگرائیں گواہ شد غلام احمد خان بقلم خود چٹاگانگ۔ گواہ شد Lohrul ullahi

84 Qaid-E-Millat Road Chittagong.

مثل نمبر 16782 میں محمد خان ولد نواب دار قوم ناگرہ پیشہ زراعت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۸۸ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۳-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدن صرف -/۱۰ روپے ہے۔ اسکے علاوہ اسوقت میرے پاس مبلغ -/۲۵۰ روپے نقد موجود ہیں اسکے علاوہ میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد اور نقد رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان (حال ربوہ ضلع جھنگ) کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن مذکور ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا محمد خان ولد نواب دار۔ گواہ شد غلام محمد سیکرٹری مال چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا ۶-۳-۶۴۔ گواہ شد شیخ فضل کریم ولد کرم دین صاحب سرگودھا ۳-۱-۶۵۔

مثل نمبر 16784 میں مولوی محمد علی ولد شاہ محمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خادم مسجد عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن تترگڑھی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ نقد ساڑھے پانچ سو روپے صرف جسمیں سے اڑھائی سو میرے پاس موجود ہیں اور تین سو روپیہ ایک شخص کے پاس امانت ہیں میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں خادم مسجد ہوں صرف مجھے کھانا ملتا ہے ذریعہ آمد کوئی نہیں اسلئے فی الحال کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی آمد پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد مولوی محمد علی بقلم خود تترگڑھی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد مبارک احمد ظفر قائد مجلس خدام الاحمدیہ تترگڑھی ضلع گوجرانوالہ ۱۳-۱-۶۵۔ گواہ شد محمد افضل ممبر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ تترگڑھی ضلع گوجرانوالہ۔

مثل نمبر 16785 میں ملک بشارت ربانی ولد ملک [illegible] اللہ صاحب

مرحوم قوم ملک کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۴ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ والدین زندہ ہیں۔ اسوقت ماہانہ آمد ۱۷۵/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ وصیت تاریخ منظوری سے جاری ہوگی۔ العبد بشارت ربانی ۸/۶۴ ۶ گواہ شد محمد اکرم افضل مربی سلسلہ احمدیہ حال گجرات۔ گواہ شد بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ گجرات ۸/۶۴ ۲۷۔

مثل ۱۶۷۶۸ میں محفوظ الحق ولد شمس الحق صاحب قوم شیخ پیشہ سروس عمر اڑتیس سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۵۳ء سکنہ مراد نگر حال مقیم G 37/4 فیڈرل ایریا کراچی نمبر ۱۹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶۲ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد زمین موضع مراد نگر ضلع ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ نیز مجھے جو آمد ہوا کرے گی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اسوقت میرے پاس جائداد کی تفصیل نہیں ہے بعد میں پوری تفصیل منگوا کر اپنے بیان کے ساتھ وصیت ہذا سے منسلک کرا دوں گا۔ العبد محفوظ الحق ۴/۶۲ ۱۷ گواہ شد فضل الرحمن C/15/12 Liaqat abad Karachi - 19۔ گواہ شد عبد السلام سیکرٹری وصایا حلقہ فیڈرل ایریا کراچی ۱۹- ۴/۶۲ ۱۷ ÷

مثل ۱۶۷۵۴ میں منیر الحق شاہد ولد ابو المنیر نور الحق صاحب مولوی فاضل پیشہ طالبعلمی قوم کھوکھر عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶۵ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں اسوقت طالبعلم ہوں اور ذریعہ آمدنی اسوقت کوئی نہیں اور اسوقت میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ مجھے اپنے والدین کی طرف سے ۱۰/ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں اپنے اس جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز جب بھی کبھی میں کوئی آمد پیدا کروں یا جائداد حاصل کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ...

باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو دونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور میری وفات پر جس قدر ترکہ میرا ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد منیر الحق شاہد ۱/۶۵ ۱۔ گواہ شد قاضی محمد رشید محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ موصی ۱۵۳۵ ۱/۶۵ ۱ گواہ شد عبد الحق کاتب موصی ۴۴۱۶ ربوہ ÷

مثل ۱۶۷۵۷ میں ملک سلیم احمد ناصر ولد مولوی ظہور حسین صاحب قوم ککے زئی پیشہ وکالت عمر ۲۸ برس تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶۴ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ گزارہ وکالت پر ہے ماہوار آمدنی اوسطاً تین صد روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ العبد سلیم احمد ناصر وکیل ۱۲/۶۴ ۱۔ گواہ شد ظہور حسین بقلم خود ۱۲/۶۴ ۱ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد عنایت اللہ صابر سیکرٹری مال دارالبرکات ربوہ ۱۲/۶۴ ۱۔

مثل ۱۶۷۶۰ میں محمد ابراہیم ولد جان محمد قوم کشمیری ڈار پیشہ تجارت عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء ساکن ننگل شاہو ڈاکخانہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶۴ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت دس کنال زمین قسم چاہی رقبہ واقع موضع ننگل شاہو تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ہے اسکی اندازاً قیمت بارہ صد روپیہ ہے لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ دیہاتی معمولی کریانہ کی دکان کی آمدنی ہے جس سے مجھے اندازہ ۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتا رہونگا۔ میری وفات پر موجودہ جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ یہ وصیت کا نفاذ تاریخ منظوری سے ہوگا۔ العبد نشان انگوٹھا محمد ابراہیم ولد جان محمد قوم کشمیری۔ گواہ شد چوہدری [illegible] احمد امیر جماعت احمدیہ ساکن پوہلا مہاراں ۹/۶۴ ۵ ...

مثل ۱۶۷۶۷ میں نصیب خان ولد حسن خان صاحب قوم میو پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چک ۵۶/۷ گ۔ب ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ درج ذیل ہے۔ خاکسار کی ملکیتی مزروعہ زمین ۱/۴ ایکڑ قصبہ للیانی ڈاکخانہ خاص تحصیل قصور ضلع لاہور میں واقع ہے نیز چک ۵۶/۷ گ۔ب میں ۸ ایکڑ رقبہ زیر سکیم مبدل شدہ مزارعان الاٹ ہے جسکے مالکانہ حقوق فی الحال حاصل نہیں ہوئے ہیں نیز مبلغ ۲۹.۰۴ روپے (پنشن ۲۵.۰۴ روپے مہنگائی الاؤنس ۴/- روپے) بطور پنشن ماہوار حاصل کر رہا ہے۔ اس مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ۸ ایکڑ رقبہ کی آمدنی مبلغ ۲۹/۰۴ روپے آمد پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار اور سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد نصیب خان بقلم خود۔ گواہ شد رسول خان بقلم خود چک ۵۶/۷ گ۔ب ولد اسماعیل خان لائلپور۔ گواہ شد شیخ محمد علی ولد شیخ بہادر علی ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور۔

مثل ۱۶۷۹۷ میں شمشاد علی ولد اللہ دتہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء ساکن چک جھمرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ذاتی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ اسوقت ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد شمشاد علی ولد اللہ دتہ معرفت راجہ ناصر احمد واٹر ورکس چک جھمرہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد (۱) راجہ ناصر احمد ولد غلام محمد واٹر ورکس چک جھمرہ ضلع لائلپور (۲) سید عبداللہ پریذیڈنٹ چک جھمرہ۔

مثل ۱۶۷۹۴ میں سید ظفر اللہ شاہ ولد سید عبداللہ شاہ صاحب قوم سادات پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں البتہ چار ہزار روپے نقد موجود ہیں۔ نیز میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد ظفر اللہ شاہ ہیڈ ڈرافٹسمین دفتر ڈائرکٹر جنرل ورکس سی۔ڈی۔اے راولپنڈی۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد رحیم بخش موصی ۶۱۲۵ معرفت مسجد نور مری روڈ راولپنڈی ۲۹/۱۲/۶۴

مثل ۱۶۷۹۳ میں محمد ہادی نسیم فاروقی ولد محمد صادق صاحب فاروقی قوم قریشی فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دفتر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرے والدین بفضل خدا زندہ ہیں میرا گزارہ اسوقت میری ماہوار آمد پر ہے جو ۱۴۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی فرمائی جاوے۔ العبد محمد ہادی نسیم فاروقی ۱۵/۳/۶۵۔ گواہ شد عنایت اللہ صابر ولد محمد رمضان صاحب کارکن دفتر بیت المال ربوہ۔ گواہ شد منور احمد جہلمی ولد سلطان بخش کارکن بیت المال ربوہ ۱۳/۳/۶۵۔

مثل ۱۶۷۹۴ میں نفیس احمد ولد حافظ شفیق احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالبعلم عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد ۹۰/- روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر منقولہ و غیر منقولہ جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کا چندہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ ماہوار آمد میں کمی بیشی جو ہوگی اس کی اطلاع میں دفتر بہشتی مقبرہ میں دیتا رہونگا۔ وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے ہی ہوگا۔ العبد نفیس احمد متعلم حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۱/۳/۶۵۔ گواہ شد محمد صدیق ایم۔اے صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ ۱۱/۳/۶۵۔ گواہ شد حافظ شفیق احمد معلم حافظ کلاس (والد موصی) ۱۱/۳/۶۵

رمضان المبارک ۱۳۸۴ء کی ایک یاد

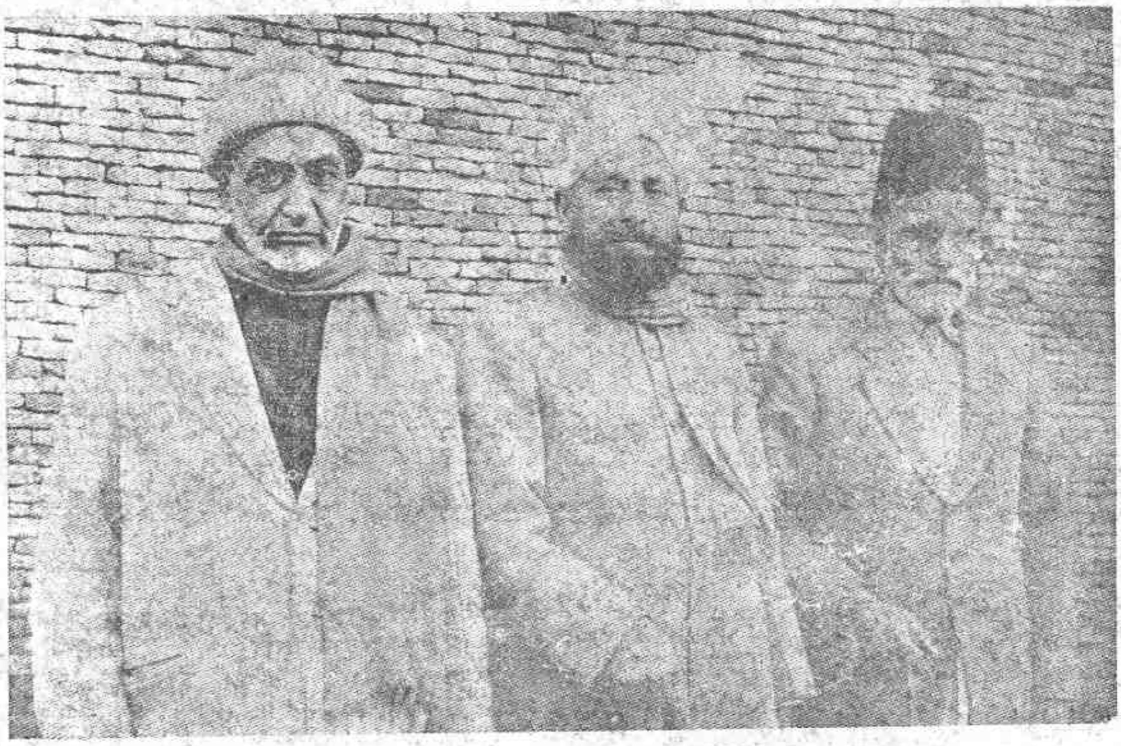

اس سال (جنوری ۶۵ء میں) میرے محترم اور دیرینہ مہربان دوست جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی خواہش پر خاکسار نے رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ کا درمیانی عشرہ سیالکوٹ میں گزارا تھا۔ یہ فوٹو اسی موقع کا ہے۔ درمیان میں خاکسار کھڑا ہے اور میرے بائیں جانب محترم امیر صاحب اور دائیں جانب محترم حکیم سید پیر احمد صاحب ہیں۔

(ابوالعطاء)

APRIL 1965 REGD. NO. L. 5708

Monthly AL-FURQAN Rabwah

تفہیماتِ ربّانیّہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مدیر الفرقان و سابق مبلّغ بلادِ عربیہ کی اس لاجواب تصنیف میں ان تمام اعتراضات کا تفصیلی اور تسلّی بخش جواب دیا گیا ہے جو مخالفینِ احمدیّت کی طرف سے کیے جاتے ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے اس کتاب کے متعلق فرمایا تھا:۔

"اس کا نام مَیں نے ہی تفہیماتِ ربّانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصہ مَیں نے پڑھا ہے جو بہت اچھا ہے۔ اس کتاب کے لئے کئی سال سے مطالبہ ہو رہا تھا کئی دوستوں نے بتایا کہ عشرہ کاملہ میں ایسا مواد ہے کہ جس کا جواب ضروری ہے۔ اب خدا کے فضل سے اسکے جواب میں اعلیٰ لٹریچر تیار ہؤا ہے۔ دوستوں کو اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور اسکی اشاعت کرنی چاہیئے۔" (الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۳۱ء)

اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن یکصد صفحات اور بعض قیمتی حوالہ جات کے اضافہ کے ساتھ شائع ہؤا ہے۔ اس انتہائی مفید کتاب کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا ضروری ہے۔

ضخامت آٹھ سو صفحات۔ قیمت مجلّد اعلیٰ سفید کاغذ گیارہ روپے ؛ مجلّد اخباری کاغذ آٹھ روپے۔ کتابت و طباعت عمدہ ؛

مکتبۃ الفرقان ربوہ

Title Printed at Nusrat Art Press, Rabwah.